قادریہ نعرۂ یا غوث اعظم می زنم

دم زیغ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

لمعات نور

برائے

دفع ظلمات کفر و زور

مرتبہ

حضرت مولینا اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی (برہانپوری)

مدرسہ نوریہ اہلسنت، دولت گنج چھپرہ (بہار)

تلمیذ

حضور بدر الملۃ والدین حضرت علامہ مفتی شاہ بدر الدین احمد

قادری رضوی علیہ الرحمۃ

و

خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ

قادری رضوی مدظلہ النورانی۔ مدرسہ نوریہ اہلسنت فیض الرسول دولت گنج چھپرہ

(بہار)

ناشر:- مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام مانا پار بہریا ڈاکخانہ حسین آباد ضلع گونڈہ یوپی

لمعاتِ نور

برائے

دفعِ ظلماتِ کفر و زور

(۱) یعنی مجموعہ کلماتِ رشد

(۲) احکامِ نورانی برامان و امانی

(۳) ضمیمہ احکامِ نورانی

(۴) تصدیقات

۷۸۶
۹۲

نام کتاب :- لمعاتِ نُور برائے دفع ظلمات کفر وزور

کلمات رشد :- حضرت علامہ مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ رضوی مدظلہ النورانی

تقدیم :- حضرت مولینا اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

احکام نورانی برایمان وامانی :- حضرت علامہ مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

ضمیمہ احکام نورانی :- حضرت مولینا اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

تصدیقات :- علمائے اعلام مثل حضرت علامہ مولینا مفتی قدرۃ اللہ صاحب قبلہ رضوی
زیب وزینت علم شیخ المعقولات حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب
قبلہ نوری وغیرھما

ترتیب :- حضرت مولینا اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

ناشر :- مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام ماناپار بھریا حسین آباد ،
ضلع گونڈہ (یوپی)

سن اشاعت :- صفر المظفر ۱۴۱۸ھ ۔ جون ۱۹۹۷ء

قیمت :- ۲۰ روپے

کلماتِ رُشد

از
حضرت مولینا مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ
ادام اللّٰہ فیوضہ علی اھل السنۃ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ایمان وکفر حق وباطل اور نور وظلمت کے اختلاف کے اعتبار سے دو بالکل متضاد اور باہم دگر مخالف گروہوں کا قرآن کریم نے جا بجا ذکر فرمایا ہے اور ان دونوں جماعتوں کے آثار وعلائم اور خواص واعمال کی بھی تشریح کی ہے۔ ارشاد فرماتا ہے

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ پ ۸ الانعام	اور جسے اللّٰہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔

یعنی جو حق پرست ہیں اسلام کا کوئی بھی حکم جب ان کے سامنے آتا ہے تو وہ انشراحِ صدر کے ساتھ اسے فوراً قبول کر لیتے ہیں

وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا پ ۸ الانعام	اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ اور خوب رُکا ہوا کر دیتا ہے

یعنی جو باطل پرست ہیں انھیں اسلام کا کوئی بھی حکم تسلیم کرنا گراں اور بُرا معلوم ہوتا ہے اور فرماتا ہے

فَرِیْقًا ھَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلٰلَۃُ	ایک فرقے کو راہ دکھائی اور ایک فرقے کی گمراہی

پ ۸ ع ۱۰ الانعام	ثابت ہوئی۔

جس فرقے پر گمراہی چھائی ہوئی ہوتی ہے وہ حق سے دور ہونے کے باوجود اس زعم باطل میں گرفتار ہوتے ہیں کہ وہی راہِ راست پر ہیں۔

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ٥ پ ۸ ع ۱۰ الاعراف	انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

قرآن کریم نے باطل پرستوں کے گمراہ ہونے کا سبب یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ آخرت کی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے ہیں۔ ارشاد فرماتا ہے

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ٥ پ ۲۰ ع ۱۴۔ النمل	کیا ان کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں

سیدنا امام غزالی نے بھی اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑھتی ہوئی گمراہی کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اب لوگوں کا آخرت پر سے یقین اٹھ گیا ہے یہاں تک کہ جو علماء رہنمایانِ قوم ہیں خود ان کے دلوں میں آخرت کی وہ محبت نہیں ہے جو دنیا کی پستی سے اٹھا کر آخرت کی بلندیوں کا طالب بنا دے۔ امام صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

فاما علم طریق الاخرۃ وما درج علیہ السلف الصالح مما سماہ اللہ	آخرت کے راستے کا وہ علم جس پر اگلے بزرگ اپنی زندگی گزار چکے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے

سبحانہ فی کتابہ فقہا وحکمۃ وعلما وضیاء ونورا وھدایۃ ورشدا فقد اصبح من بین الخلق مطویا وصار نسیا منسیا

احیاء (احیاء العلوم دیباچہ جلد اول)

اپنی کتاب میں فقہ، حکمت، علم، روشنی، نور، ہدایت، رشد رکھا ہے مخلوق سے اٹھ گیا ہے اور یہ ایک بھولی بسری بات ہوگئی ہے۔

فساد الرعایا بفساد الملوک فساد الملوک بفساد العلماء فساد العلماء باستیلاء حب المال والجاہ

(احیاء العلوم جلد ۲ - باب امر بالمعروف)

عام لوگوں کی حالت اس لیے ابتر ہوگئی کہ سربرآوردہ لوگوں کی حالت ابتر ہوئی اور سربرآوردہ لوگوں کی حالت اس لیے ابتر ہوگئی کہ علماء کی حالت بگڑ گئی اور علماء کی حالت اس لیے بگڑ گئی کہ مال وجاہ کی محبت ان کے سینے دلوں میں گھر کر لیا۔

فادلۃ الطریق ھم العلماء الذین ھم ورثۃ الانبیاء وقد شغل عنھم الزمان ولم یبق الا المترسمون وقد استحوذ علی اکثرھم الشیطان و استغواھم الطغیان واصبح کل واحد منھم بعاجل حظہ مشغوفاً۔

آخرت کے راستے کے رہنما وہی علماء ہیں جو نبوت کے علم کے وارث ہیں زمانہ ان سے خالی ہوا بجز رسمی علماء کے کوئی نہیں رہا اور ان میں اکثر لوں پر شیطان غالب آگیا اور سرکشی نے ان کو بے راہ کردیا اور دنیا پر ہر ایک لٹو ہوگیا۔

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

(احیاء العلوم دیباچہ جلد اول)

وھولاء سباع الانس طبعھم الایذاء ھم السفھہ	یہ لوگ انسانوں میں درندے اور بیہودے ہیں لوگوں کو ستانا ان کی خصلت ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ باب غرور)

فھؤلاء شیاطین الانس ضلوا واضلوا عن سوآء السبیل وھم وعاظ اھل الزمان کافۃ الامن عصمہ اللّٰہ علی الندور فی بعض اطراف البلاد وان کان لنا نعرفہ	یہ لوگ انسانوں میں شیطان ہیں جو خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ہمارے زمانے کے تمام واعظین وہی ہیں ہاں شاذونادر کسی کو تے ہیں کوئی شخص ایسا ہو تو ہو جسے اللہ نے بچایا اگرچہ ہمیں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں۔

(احیاء العلوم جلد ۳ باب غرور)

حق پرستوں اور باطل پرستوں کے درمیان ایک بہت بڑا فرق یہ ہے کہ حق پرست آخرت کی ابدی زندگی پر کامل ترین یقین رکھتے ہیں اس لیے آخرت کی زندگی پر یقین کے جو نتائج ہیں وہ ان میں بدرجۂ اتم موجود ہوتے ہیں ان کی نظر قوم کے اکراہ و انکار کی طرف نہیں ہوتی ہے بلکہ اپنے رب کی رضا کی طرف ہوتی ہے اور وہ اپنے ہر عمل میں اپنے رب کی رضا چاہتے ہیں دنیوی زندگی کے بے شمار اٹکاؤ انہیں اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر قربان ہونے سے نہیں روک پاتے ہیں یہاں تک کہ ماں باپ، پیر استاد، بھائی دوست اور عزیز و اقارب کی محبت بھی اللہ و رسول کے حکم پر فدا ہونے میں انھیں حائل نہیں ہوتی اس لیے وہ اپنے استاد پیر یا کسی عزیز سے کوئی ایسا

کام دیکھتے ہیں جو اللہ و رسول کے حکم و مرضی کے خلاف ہے تو پہلے اس کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں کہ یہی شرع کا حکم ہے الدین النصح لکل مسلم پھر اگر وہ اس کے اندر قبول حق کا جذبہ نہیں پاتے تو اس سے فوراً کنارہ کش ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط

(پ ۲۸ ع ۳ - المجادلۃ -)

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنھوں نے خدا و رسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں ۔

مگر باطل پرست اپنی خواہش کے پجاری ہوتے ہیں اور ان کی زندگی کا نصب العین اپنی خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل ہوتا ہے ان کے دل میں دین کی باتوں کی قدر نہیں ہوتی اس لیے ان کے استاد یا پیر یا کسی رشتہ دار کو حق سے جدا دیکھ کر اہل حق جب ان پر معترض ہوتے ہیں تو یہ لوگ الٹے اپنے استاد، پیر اور رشتہ دار کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ (پ ۱۴ ع ۲۰ النحل)

یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی ۔

مگر کیا ان باطل پرستوں کے باطل کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہونے سے دین حق مٹ جائے گا؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں لاکھ بار نہیں یہ تو اللہ کا دین ہے اور وہ اپنے سچے وعدے سے اپنے سچے بندوں کو توفیق دیتا رہے گا اور وہ اس کے دین کا علَم سربلند رکھیں گے ۔ ارشاد فرماتا ہے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۤئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝	اے ایمان والو ! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا، مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

(پ۶ ع ۱۲-المآئدۃ)

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

لایزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لایضرھم من خالفھم حتی یأتی امر اللہ ۔	میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق کی خاطر لڑتا رہے گا جو ان کا مخالف ہوگا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(ابن ماجہ باب اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جنگ اللہ والوں کا گروہ بھی کرتا ہے اور شیطان کا گروہ بھی، لیکن اللہ والوں کا مقصود رضائے الٰہی ہوتا ہے اور شیطانی گروہ کا مقصود دنیا اور خواہشات کی لذت ہوتی ہے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ	ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔

الطَّاغُوْت ۔ پ ۵ ع ۷ النسآء

یوں تو شیطانی گروہ والے سب ہی مختلف پیرایوں میں ایمان والوں سے آمادہ بہ پیکار رہتے ہیں لیکن ان میں حد کے فسادی وہ ہیں جو ایک طرف تو اپنی زبان وقلم سے اللہ ورسول کی شان پر طعنہ زن ہوتے اور ضروریاتِ دین (اسلام کی دینی ضروری باتوں) کے منکر ہوتے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں پر اندھیری ڈالنے کے لیے ظاہری اعمال نماز، زکوٰۃ وغیرہ کا لبادہ اوڑھ کر خود کو سچا پکا مسلمان منوانے میں کوشاں ہوتے ہیں حالانکہ کوئی کیسا ہی نمازی روزہ دار یا پابند زکوٰۃ ہو، ضروریاتِ دین کا انکار کرکے ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا کہ اسلام کی بنیاد ہی تمام ضروریات دین کے ماننے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۝ (پ۲ ع ۶ البقر)	اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھم کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔

اس آیت میں صاف فرمادیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ رُو ہوجانے کی کچھ اہمیت نہیں اور فرماتا ہے

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى	وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا تو اسی لیے بند ہوگیا کہ انہوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے

وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ (پ ۱۰ ع ۱۴ توبہ)	اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے والوں کو کافر فرمایا کیونکہ وہ اگرچہ نماز پڑھتے تھے لیکن اللہ ورسول کی شان میں زبان طعن کھولتے تھے ۔ اور فرماتا ہے

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ پ ع ۸ التوبہ	پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی باتیں صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے اور اگر وہ قول وقرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعنہ کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز آئیں ۔

اس آیت کریمہ نے تو صاف فرمادیا کہ نماز پڑھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اگر دین پر طعنہ کریں تو وہ کفر کے پیشوا ہیں کافروں کے سرغنہ ہیں اور ایمان والوں کو حکم دیا کہ ان سے جہاد کرو ۔

زمانۂ حال میں رافضیہ، قادیانیہ، وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ وہی فسادی ہیں جنھوں نے ضروریات دین کا انکار کیا اور اللہ ورسول کی شان پر طعنہ زن ہوئے دلوں میں فساد تھا ۔ فساد مچانے کا سودا سر میں سمایا لیکن جانتے تھے کہ فسادی بھیس میں داؤں نہیں چلے گا اور مسلمان قریب نہ ہوں گے لہذا نماز روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ ظاہری اعمال کا لبادہ اوڑھا اور مفتی، محدث، واعظ، مبلغ بن کر مصلح کے روپ میں مسلمانوں کے سامنے آئے ۔ قلوبِ مومنین سے عظمتِ خدا ورسول نکالنے کا بیڑا اٹھایا اور پوری

توانائیوں کے ساتھ قتال فی سبیل الطاغوت میں سرگرم ہوئے۔ حق پرستوں کی زبان اِن توطلوع فسادیوں کے خلاف خاموش نہ رہی۔ حق پرستوں نے اس موقع پر بھی احقاق حق و ابطال باطل کا فریضہ بروجہ احسن انجام دیا۔ خواہش پرست لوگ اپنے پر قیاس کرتے ہوئے ان حضرات کے اس خالص جہاد کو اغراض و منافع دنیویہ دنیہ سے جوڑتے اور انہیں مطعون کرتے رہے ہم اہل حق کے اطمینان کے لیے بتائیں کہ دیوبندیہ کے امام الکل جناب گنگوہی صاحب نے اپنے امام و مقتدا اسماعیل دہلوی کی اتباع میں جب مسئلہ امکان کذب نکالا اور شہر بشہر اس کا شہرہ عام ہوا تو امام اہلسنت قدس سرہ نے رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ھ میں تصنیف فرمایا جس میں گنگوہی صاحب کے اس مسئلہ نو پید کا ردِ بلیغ فرمایا اور ان پر ان کے امام دہلوی پر سخت و شدید تازیانے نازل کیے مسئلہ امکان کذب چونکہ ان کی نسبت طشت ازبام تھا لہذا اُن پر ان کے پیروکاروں سمیت یہ حکم دیا کہ ,, ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں ،، (فتاوی رضویہ جلد ششم ص۲۶۵) پھر شانِ خدا و رسول میں ان کی صریح توہینوں پر اطلاع پائی یعنی وہ جو گنگوہی صاحب نے جھوٹ جیسا عیب خدا کے لیے واقع مانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ٹھہرایا اور تھانوی صاحب نے اسے بچوں، پاگلوں، چوپایوں کے علم سے ملایا تو ان کی ان صریح توہینوں پر اطلاع پا کر امام نے بلاخوف لومۃ لائم ان پر فتوی کفر دیا چنانچہ تمہید ایمان صفحہ قبلِ آخر میں فرماتے ہیں

,,جب صاف صریح انکار ضروریات دین اور دشنام دہی رب العلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمۂ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر جو ایسے

کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وذٰلک جزآءُ الظّٰلمین ٥ "

۱۲۹۰ھ تحذیر الناس کا سال تصنیف ہے ۱۳۰۳ھ اور ۱۳۰۸ھ براہینِ قاطعہ وفتوی گنگوہی کا اور حفظ الایمان ۱۳۱۹ھ کی ہے ان سب کا مجموع یکجائی رد ۱۳۲۰ھ میں المعتمد المستند میں چھپا جبکہ ان فسادیوں کے سروں پر الٰہی تیغ آبدار حسام الحرمین ۱۳۲۴ھ میں نازل ہوا۔ اس سے کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ ۱۲۹۰ھ اور ۱۳۲۰ھ کی درمیانی تیس سالہ مدت میں ان فسادیوں کی توبہ و رجوع کی آس میں فریضۂ تکفیر کو معرض التوا میں رکھا گیا حاشا وکلا ایسا ہر گز نہیں نہ یہ حقیقتِ واقعہ نہ امام کے شایان شان نہ کلماتِ امام میں اس کا کچھ پتہ و نشان بلکہ اس وہم کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے والا ارشاد امام موجود تمہید ایمان میں فرماتے ہیں

" جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی

یا

اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی

اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا ———"

یہ کلمات امام صاف صریح شہادت دے رہے ہیں کہ امام نے جب تک ان فسادیوں میں سے جس کسی پر فتوی کفر نہیں دیا ان کی صریح توہینوں پر اطلاع نہ ہونے کے سبب نہیں دیا رہا جب اطلاع ہوئی تو اُن پر حکم کفر کو انتظار توبہ و رجوع وغیرہ کسی غرض سے ہر گز ملتوی نہ رکھا خود فرماتے ہیں

" جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العلمین و سیدالمرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا ..... اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا۔"

ہاں بیشک فسادی دیوبندیوں کی شنیع عبارتوں اللہ و رسول کی شان میں کھلی تو سنیوں کا سخت وشدید رد کرنے اور ان سے عوام اہل اسلام کے ایمان کی حفاظت میں دشمنان دین کے طعنوں اور گالیوں کی میرے امام نے جو مطلقاً پرواہ نہ کی یہ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جس کی مثال آج کے دور میں نہیں ملتی ورنہ یہ تو ہر مسلمان پر دینی ایمانی فرض تھا کہ اپنے رب اور اپنے نبی کی شان میں دیوبندیوں کی ان گستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی ان کے معانی کو سمجھتے ہی ان کو کافر و مرتد مانتے اور اس باب میں کسی مفتی کے فتوے کا انتظار نہ کرتے جیسا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے ترجمان اہلسنت جلد دوم حصہ چہارم ص۴۳ میں شاہ عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد نقل فرمایا

"یہ تو اعلیحضرت قبلہ کا ہم پر احسان ہے کہ ان عبادات کفریہ پر علمائے کرام حرمین طیبین سے بھی فتاوائے شرعیہ حاصل فرماکر کتاب حسام الحرمین میں شائع فرماکر ہم سنیوں کے لیے مزید اطمینان کا سامان بھی مہیا فرمادیا ورنہ اگر یہ فتاوائے مبارکہ ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو بھی ہم پر اور ہر ایک سنی مسلمان پر فرض تھا کہ ان عبارات کو دیکھتے ہی ان کے معانی کو سمجھتے ہی فوراً ان کو کفر و ارتداد اور ان کے لکھنے والوں کو کافر و مرتد کہتے"

بیشک یہی مومن کا ایمان ہے اور یہی ایمان کی شان ہے بیشک وہابیہ، دیوبندیہ کی وہ عبارتیں ایسی ہی گندی ہیں جنہیں سنتے ہی اہل ایمان کے کان پھینکدیتے اور دل ان سے متنفر و بیزار ہو جاتے ہیں

بیشک وہابیہ دیوبندیہ کی گندی عبارتوں پر آگاہ ہوکر کسی مومن کے دل میں ان کی حمیّت و وقعت باقی نہیں رہتی اور ایمان والے یقین کر لیتے ہیں کہ بیشک وہابیہ دیوبندیہ کو اللہ و رسول و اسلام و قرآن سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ یہ دین پر طعنہ کرنے والے ائمۃ الکفر کے مصداق ہیں کفر کے پیشوا کافروں کے سرغنہ ہیں۔ لیکن پھلواری میں ایک گروہ پیدا ہوا جسے وہابیہ دیوبندیہ سے متنفر و بیزار کرنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ کی گندی عبارتیں ناکافی ہوئیں اللہ و رسول کی شان میں گندی عبارتیں دیکھنے سننے کے باوجود بھی وہابیہ دیوبندیہ . . . . اس گروہ کی نظر میں قابل نفریں و ملامت نہ ہوئے یہی نہیں بلکہ اس گروہ نے وہابیہ دیوبندیہ کی حمایت پر کمر ہمت باندھی اور اُن فسادیوں کی گستاخیوں پر تاویل کا عذر اپنا شیوہ بنایا یہ لوگ شان خدا اور رسول میں گندی گستاخیوں پر وہابیہ، دیوبندیہ کو فقط خاطی کہتے ہیں ایسے خاطی کہ نہ کافر ہیں نہ گمراہ نہ فاسق ہیں گستاخیاں بکنے سے نہ ان کے علم پر بٹہ لگا نہ فضل پر آنچ آئی بلکہ ان کے یہاں وہ ویسے ہی لائق احترام مستحق تعظیم منظور نظر رہے جیسے گستاخیاں بکنے سے پہلے تھے چنانچہ اپنے پیشوا کی طرف نسبت کرتے ہوئے لکھا کہ

"دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد میں آپ نے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی۔ ان دونوں جماعتوں کی افراط و تفریط کو آپ نے کبھی پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا۔ بریلوی حضرات نے آپ سے علمائے دیوبند کی تکفیر کے متعلق سوالات کیے۔ آپ نے ان کو نہایت مدلل جوابات دیے اور بتایا کہ میں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کر سکتا آپ نے بریلیوں کے مسئلہ تکفیر کی شدت سے مخالفت کی۔ ایک بار تاج الدین صاحب بریلوی نے حضرت کے پاس یمین

اسماعیل حاجی صدیق کا ایک مطبوعہ استفتاء بھیجا جس میں علمائے دیوبند کی کتابوں کے کچھ اقتباس پیش کرکے ان کی تکفیر کا فتویٰ طلب کیا گیا تھا۔ حضرت نے اس کے جواب میں صاف لکھا :-

"جو استفتاء میمن اسمٰعیل حاجی صدیق قادری برکاتی نوری کا جناب نے ارسال فرمایا ہے اس کے متعلق گزارش ہے کہ ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں، میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا" (حیات محی الملۃ ص ۱۴۱)

اور سوانح امان ص ۳۲ میں لکھا

"ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں نہ بریلوی ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں"

دیوبندیہ کا عقیدہ جو ان کی کتابوں حفظ الایمان و براہین قاطعہ وتحذیر الناس اور فتوائے گنگوہی میں چھپا صاف صریح کفر ہے اور صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ کرام بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جس عقیدے پر رہے اور آج جس عقیدے پر مسلمان اہلسنت ہیں وہ قطعاً یقیناً اسلام ہے اب دیوبندیہ کے اس کفر اور مسلمانوں کے عقیدہ حقہ اسلامیہ کے بیچ راستہ اپنانا گروہ پھلواریہ صلح کلیہ کا وہ صریح کفر ہے جس پر قرآن کریم اس گروہ کے پکّے کافر ہونے کی گواہی دیتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝

(پ ۶ ع ۱ النساء)

بیشک جو انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے اور کسی کے منکر ہوں گے اور چاہتے ہیں کہ سب پر ایمان اور سب کے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ نکالیں وہی پکّے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کیلیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

دیوبندیہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں صاف صریح ناقابل تاویل

توہینیں کیں اور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرے اس کے کافر و مرتد خارج از اسلام ہونے پر امت مسلمہ کا قطعی یقینی اجماع ہے اور علمائے اعلام نے اپنی کتابوں جیسے درر، غرر، مجمع الانہر، فتاویٰ خیریہ، کتاب الشفاء وغیرہ میں صاف تصریح فرمادی من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو اس کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے

اب دیوبندیہ کی تکفیر کو بریلویوں کا مسئلہ کہہ کر اس کی شدت سے مخالفت کرنا مسلمانوں کے قطعی یقینی دینی ایمانی ضروری عقیدے کی مخالفت کرنا ہے اور ضروریات دین کی مخالفت کفر ہے تو شدت سے مخالفت کیا گروہ پھلواریہ کا صریح کفر شدید نہیں بیشک ہے۔ اور جب فقہائے کرام متکلمین عظام، علمائے اعلام اہل اسلام کے ارشادات صاف ناطق کہ دیوبندیہ ایسے کافر ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، تو اب دیوبندیہ کی صریح توہینیں دیکھتے سنتے انھیں کافر نہ جاننا بلکہ مسلمان قابل احترام ماننا کیا گروہ پھلواریہ کا صریح کفر شدید نہیں ضرور ہے ——— رہا اس گروہِ پھلواریہ صلحکلیہ کا اپنے مسلک عدم تکفیر پر دیوبندی تاویلات کا نام لینا اور اپنی کتاب حیات محی الملۃ ص۲۰۲ میں یہ لکھنا کہ ،، جماعت دیوبندیہ تاویلات پیش کر رہی ہے ،، تو یہ دیوبندی تاویلات برسہا برس ہوئے کہ وہابیہ دیوبندیہ نے کیں اور اہل حق کی طرف سے جواب پالیا ۔ وقعات السنان، ادخال السنان، قہر واجد دیان، الموت الاحمر وغیرہ دسیوں تصانیف

وتحریرات نے دیوبندی تاویلات کے پرخچے اڑا دیے اور ثابت کر دیا کہ کفر سے بچنے کے لیے جو تاویلات دیوبندیہ نے کیں اوس نے دیوبندیہ کو اور کفر میں دھنسا دیا۔ یہاں ہم الموت الاحمر سے کچھ اقتباس کرتے ہیں

"تاویل تین قسم ہے قریب، بعید، متعذر کما فی منتہی السؤل وفصول البدائع وغیرھا ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تجوزاً ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجریداً اس پر بھی اطلاق ہے قول علماء لایقبل التاویل فی الضروری میں ضرور یہی مراد کہ ضروری میں غیر متعذر متعذر یہی معنی تاویل متعین میں متعین ورنہ متعین نہ ہو ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن ص۲۷ ...... دیوبندیوں کی تکفیر مذہب کلامی پر ہے ص۲۹ ...... بحث کلامی میں صریح خاص بمعنی متعین متعین ص۳۰ ...... متعین میں دوسرا پہلو ہے ہی نہیں ص۳۷ ...... اس کے لیے دوسرا محل ناممکن اس صریح میں بیشک ادعائے تاویل مردود، جس پر شفا و شرح شفا سے تصریحات موجود ص۳۰"

(تمہید ایمان میں فرمایا صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جاتے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم ومعلق، جیسے قرآن عظیم میں فرمایا الا ان یاتی اللّٰہ ای امر اللّٰہ عمرو کہے میں رسول اللّٰہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ شرح شفا قاری میں ہے ھو مردود عند

القواعد الشرعیہ ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے نسیم الریاض میں ہے لایلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی ص۴۳)

ان (عبارات تحذیر وبراہین وحفظ الایمان) کے متکلمین (نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی وتھانوی) نے قطعاً یقیناً یہ ملعون الفاظ ہوش وحواس میں لکھے اس وقت سوتے نہ تھے پاگل نہ تھے شراب پیے ہوئے نہ تھے تو یقیناً قصداً لکھے اور جب وہ نہیں مگر گالیاں تو قطعاً یقیناً گالیاں ہی مراد لیں ص۳۷ ________

ان اقتباسات سے ظاہر ہوا کہ ع۱ عذر تاویل ہر عبارت میں نہیں ہوسکتا ع۲ تاویل کبھی متعذر پر بھی بولا جاتا ہے جو حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے ع۳ تاویل قریب وبعید جو حقیقۃ تاویل ہیں متعین میں ممکن نہیں کہ یہ تو اس عبارت میں ممکن ہیں جو ایک معنیٰ کے سوا دوسرے معنیٰ کا بھی احتمال رکھتی ہوں متعین میں جب دوسرے معنیٰ کا احتمال ہوتا ہی نہیں تو تاویل قریب وبعید اس میں کیونکر ممکن، تو متعین میں قائل جو کچھ تاویل کرے گا تاویل متعذر ہوگی جس کا مطلب ہے بزور زبان کچھ کہہ دینا آم بول کر املی مراد لینا بلکہ وہ مجنوں کی بکواس پاگل کی بڑ ہے (جیسا کہ عبارات شفا وشروح شفا اس پر گواہ) ع۴ عبارات دیوبندیہ متعین فی الکفر ہیں ع۵ تو اُن میں کفر سے بچنے بچانے کے لیے قائلین دیوبندیہ و حامیین دیوبندیہ کی طرف سے جو کچھ معنیٰ آفرینی ہوگی تاویل متعذر ہوگی جو حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے اسی کو فرمایا گیا ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سُنا جاتا اسی کو فرمایا گیا ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے اسی کو فرمایا گیا لایلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان

(یعنی پاگل کی بڑ مجنوں کی بکواس) سمجھی جائے گی کون عاقل اس پر التفات کرے گا اور جو التفات کرے اسے عقل سے کیا سروکار ہوگا۔ ع۶ ضروریات دین میں تاویل مقبول نہیں

اور شک نہیں کہ دیوبندیہ شان خدا ورسول پر طعنہ زن، ضروریات دین کے منکر اور ان میں تاویل کے مرتکب ہوتے دیکھیے قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس والی عبارت

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ...... بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

اور رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی کی براہین قاطعہ والی عبارت

شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے

اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان والی عبارت

ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے الخ

ہر معمولی اردو جاننے والا دیکھ رہا ہے کہ نانوتوی کی عبارت میں خاتم النبیین کے معنیٰ آخری نبی

کا جو ضروریات دین سے ہے تصریحاً انکار ہے گنگوہی و انبیٹھی کی عبارت کا صاف صریح یہ معنیٰ ہے کہ شیطان لعین کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے اور تھانوی کی عبارت میں لفظ ایسا تشبیہ کے لیے متعین ہے جس کا معنیٰ ہے کہ علم اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رذیل وحقیر مخلوقات کے مثل ہے معاذاللہ تعالیٰ

ان معانی کے سوا یہ عبارات کسی اور معنیٰ صحیح غیر کفری کو محتمل ہی نہیں تو لامحالہ متعین فی الکفر ہوئیں خود قائلین نے بے پردہ ومکشوف اپنی عبارات کا جو مطلب بتایا وہ خود کفر ہے۔ اسی کو اہل پھلواری ور جماعت دیوبندیہ کی تاویلات کہہ رہے ہیں ،، اگر یہ ان عبارات میں ہوں بھی تو کیا دیوبندیوں کا کفر اٹھا سکیں گی؟ ہرگز نہیں در کار پہلوئے اسلام تھا وہ نہ نکلنا تھا نہ نکلا تو جو عذر تاویل قائلین (دیوبندیہ) کو کفر سے امان نہ دے سکا حامیین (پھلواروی صلح کلیہ) کو امان کیسے دے گا

حاصل یہ کہ ان تاویلات نے دیوبندیہ کا کفر تو نہیں اٹھایا البتہ ہر معمولی سمجھ والے کے سامنے اس حقیقت کو منکشف کر دیا کہ خود قائلین (دیوبندیہ) ان عبارات کو متعین فی الکفر سمجھے ہوئے ہیں تو ان میں تاویل کا اہل پھلواری نے اپنے مسلک عدم تکفیر کے لیے جو عذر پیش کیا وہ کیونکر مسموع ہو سکتا ہے قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے

قُلْ أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط (پ۱۰ ع ۱۴ التوبہ)

غزوۂ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یوں ہی آپس میں ہنستے تھے اس پر اللہ تعالیٰ

نے یہ آیت اتاری کہ

"اے نبی! ان سے فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان لاکر۔"

ہاں یہ قرآن عظیم ہے جس نے گستاخی کرنے والوں کے عذر کا دربار جلایا۔ ارشاد فرمایا لاتعتذروا عذر نہ کرو بہانے نہ بناؤ تم ایمان لاکر یقیناً کافر ہوگیے۔ تو جو اہل بھلوادی قرآن کے اس ارشاد کی مخالفت کرتے اور وہابیوں دیوبندیوں کی جھوٹی تاویلوں پر کان دھرتے اور قبول کرتے ہیں اور تاویل کے بہانے ان کی حمایت کرتے اور انہیں مسلمان منوانے کے درپے ہیں تو بیشک یہ بھی انہیں میں سے ہیں انہیں کی طرح کافر ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ (پ ۶ ع ۱۲ المائدہ)	اور تم میں جو کوئی ان کا حامی ہو وہ انہیں میں سے ہے۔

جن کے دلوں میں اللہ و رسول کی سچی عظمت و محبت ہوتی ہے اگر وہ انجانے میں باطل پرستوں کے جال میں گرفتار ہوجاتے ہیں تو جاننے کے بعد فوراً اس سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ ۳ ع ۲ البقرہ)	اللہ والی ہے مسلمانوں کا انھیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

مگر وہ مدعیان اسلام جن کے دل اللہ و رسول کی محبت سے خالی ہوتے ہیں وہ باطل پرستوں کے کفر و طغیان کو جاننے کے باوجود بھی انھیں کی حمایت کرتے ہیں اور ضیائے ایمان کے بجائے ظلمت کفر کو پسند کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ	اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں اور

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط (پ۳ ۲۴ سورۃ البقر)	وہ انھیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں ۔

الٰہی ! اسلامی بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا، اٰمین اٰمین اٰمین ۞

فقیر کوثر حسن السنی الحنفی القادری الرضوی غفرلہ

تقدیم

از

حضرت مولٰینا اسرار احمد صاحب قبلہ نوری

ادام اللہ فیوضہ علی اہل السُّنّۃ

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت وعظمت جب مومن کا ایمان ہے تو وہابیہ دیوبندیہ کی وہ گستاخیاں جوان کی کتابوں خفض الایمان وبراہین قاطعہ وتحذیرالناس میں چھپیں کہ

"جیسا علم غیب رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل کو ہوتا ہے (معاذاللہ تعالٰی) شیطان کا علم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ ہے (معاذاللہ تعالٰی) نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آخری نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہوجائے تو حرج نہیں (معاذاللہ تعالٰی)

کیا یہ مسلمانوں کا کلیجہ چھلنی کرنے کے لیے ناکافی ہیں؟ کیا ایسی گندی بولیاں بکنے والے وہابیہ دیوبندیہ کے کافر بالیقین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے؟ دیوبندیہ تو دیوبندیہ جو دیوبندیہ کی ان گندی بولیوں میں ذرہ برابر حمایت کرے ان کی گندی بولیاں دیکھتے سنتے انھیں کافر کہنے سے اپنی زبان رُوکے اس کے بھی کافر بالیقین ہونے میں کوئی مسلمان شک کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں لیکن الامان والحفیظ حسام الحرمین شریف میں فرمایا

"اور زمانہ کی وہ حالت ہے جو سچے "سچے" مانے ہوئے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر، اور شام کو مسلمان ہے اور صبح کو کافر (والعیاذ باللہ تعالٰی)

اور مکتوبات شریف میں فرمایا

"حدیث حق ہے جب آیت اتری کہ تم دیکھو گے لوگوں کو کہ دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں فرمایا وسیخرجون منہا افواجا کما دخلوا افواجا یہ وہی وقت ہے ایک ملعون کفر بکتا ہے، ہزار اس کے پیچھے اسلام چھوڑ کر مرتد ہوجاتے ہیں (والعیاذ باللہ تعالٰی) (مکتوبات امام احمد رضا قدس سرہٗ صفحہ ۱۹۱)

پھلواری میں اوّلاً تو باتباعِ ندوہ مخذولہ گمراہوں بے دینوں مرتدوں کی شرکت واعانت سے بنام امارتِ شرعیہ گمراہی اور گمراہ گری کی انجمن بنی جو شقاوت کی سیڑھیاں چڑھ کر اسلام اور کفر کے بیچ ایک مسلک کی ایجاد میں لگی حالانکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًاۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّاۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۵ پ۶ ع۱ النساء	بیشک جو انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالدیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے اور کسی کے منکر ہوں گے اور چاہتے ہیں کہ سب پر ایمان اور سب سے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ نکالیں وہی پکّے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ - پ۱۱ ع۹ یونس	پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی۔

اس گروہِ پھلواریہ کی وہ کتاب جس میں صاف صریح اسلام وایمان سے انحراف اور دین اسلام کے ضروریات میں شک وشبہ کا ارتکاب مطبوع ومشتہر ہوا حیات محی الملّۃ ہے جو امان اللہ صاحب پھلواری کے ۱۳۶۶ھ میں سجادہ بننے کے بعد ۱۳۶۷ھ کی تصنیف ہے اس کے برسہا برس بعد ۱۴۰۵ھ میں وہ آنجہانی ہوئے اس بیچ بھی گروہِ پھلواریہ کے رد ہوتے تکفیریں ہوئیں جس کی قدرے تفصیل ضمیمہ احکام نورانی میں ہے۔

حیات محی الملّۃ نے ان وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان اپنا مسلک بتایا جنھوں نے شانِ الوہیت ورسالت میں صاف صریح ناقابل تاویل گستاخیاں کیں اور ان پر مصر ہو کر اور ان میں کوئی اسلامی مطلب گڑھنے پر قدرت نہ پاکر اپنے ہاتھوں اپنے کفر پر رجسٹری کرلی پھر امان اللہ صاحب کے مرنے کے بعد گروہِ پھلواریہ کی کتاب "سوانح شاہ امان" نے مرتد وہابیہ دیوبندیہ کے مسلمان قابلِ احترام ہونے کا راگ الاپا اور رفتہ رفتہ کفِ لسان خوب رچایا کتاب میں ارشد القادری صاحب

انیس عالم صاحب وحید القادری صاحب کی طرف امان اللہ صاحب کے مرنے پر موجودہ سجادہ وغیرہ کو تعزیت نامے بھیجنے کی نسبت کرکے اور ان کی طرف منسوب تعزیت نامے چھاپ کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ گروہ پھلواریہ بشمول امان اللہ صاحب مرتدین دیوبندیہ کی تکفیر نہ کرکے بلکہ ان مرتدین کو مسلمان ذوی الاحترام جان مان کر بھی معاذ اللہ حق وہدایت پر ہے یہ کتاب ۱۴۱۰ھ ۱۹۸۹ء میں چھپی جسے اب آٹھواں سال ہے لیکن مذکور صاحبان ثلاثہ کی طرف سے کوئی تحریر محو شناعت ہذا وسدّ باب ضلالت بالا میں منظر عام پر نہیں آئی فانا للہ وانا الیہ راجعون ہ کیا اسوۂ سلف جاتا رہا ؟ کیا شیوۂ اہل حق معدوم ہوگیا کیا نصائح ائمہ کی روشنائی محو ہوگئی ؟ کیا مبارک فتوائے امام سے یہ نقوش مٹ گیے کہ

"مفتی و مصدقین و مستفتی و اہل معاملہ سب صاحبوں سے خیر خواہانہ معروض، اللہ عزوجل فرماتا ہے

فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ہ

اے نبی خوشی کی خبر دے میرے بندوں کو جو کان لگاکر بات سنیں پھر بہتر کی پیروی کریں وہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور وہی عقلمند ہیں

پ ۲۳ ع ۱۵ الزمر

اور فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ہ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ہ پ ۴ ع ۵

اور جنت ان کے لیے تیار کی گئی ہے کہ جب کوئی بدی یا گناہ کر بیٹھیں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشے اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کریں ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے اور باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور کام والوں کا کیا اچھا نیگ۔

(آل عمران)

ابو داؤد ترمذی نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مااصرمن استغفر جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی ۔ امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قدیم لایبطل الحق شیئ مراجعۃ الحق خیرمن التمادی فی الباطل بیشک حق قدیم ہے حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے ۔ یہ فرمان امیرالمومنین نے اپنے قاضی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال فرمایا رواہ الدار قطنی والبیھقی وابن عساکر عن ابی العوام البصری خوشی وشادمانی ہے انھیں جو سنیں اور گردن رکھیں انسان سے خطا مستبعد نہیں مگر خیرالخطائین التوابون خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کی طرف رجوع سے عار وسوسۂ ابلیس ہے اس کا ساتھ بہتر یا اس کے ارشاد کی اطاعت جو قرآن مجید میں فرماچکا کہ خطا پر اصرار نہ کیا تو میں نے تمہارے لیے جنت طیار کر رکھی ہے شیطان سمجھاتا ہے کہ رجوع کی تو علم وعقل کو بٹا لگے گا ۔ دشمن جھوٹا ہے اور اللہ جل جلالہ سچا کہ اچھی بات سُن کر ماننے والے ہی ہدایت پر ہیں اور وہی عقل والے ہیں اللہ جل جلالہ توفیق دے (بست وہم) یہ فتوے چھپ کر شائع ہوئے ان کا ضرر متعدی ہوا کہاں دہلی کرنال کہاں راولپنڈی گولڑا جہاں سے یہاں آیا ۔ اس کا ازالہ مفتی ومصدقین سب پر فرض ہے جیسے یہ فتوے شائع ہوئے یوہیں ان کا بطلان ان سے رجوع ملک میں شائع کریں اسی میں اللہ جل مجدہٗ کی رضا ہے اللہ جل وعلا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا ہے خلق کے نزدیک عزت ووقعت ہے حق پسند کا لقب ملنا بڑی دولت ہے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذاعملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو گناہ کرے تو فوراً توبہ کر ۔ خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن "

اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اللّٰھم انا نسئلک حسن الخاتمۃ بجاہ حبیبک الکریم الرؤف بالبرایا صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلی الہ واصحابہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین ٥

(فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۵۰۹)

استفتـــــــــــــاء

بنام حضرت مولینا مفتی کوثر حسن صاحب مدرسہ نوریہ، دولت گنج چھپرہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ عظام اس مسئلہ میں کہ کیا شرعاً یہ بات ثابت ہے کہ شاہ امان اللہ صاحب پھلواروی بہار ان اکابر علمائے دیوبند کے کفریات پر شرعاً مطلع تھے؟ جن علمائے دیوبند پر علمائے حرمین طیبین نے حسام الحرمین میں نام بنام حکم کفر و ارتداد نافذ فرمایا ہے اور اس اطلاع شرعی یقینی کے باوجود شاہ امان اللہ صاحب ان مرتدین کے تکفیر کے قائل نہیں[ف۱] تھے بلکہ وہ انھیں مسلمان جانتے تھے جس بنا پر مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ کے تحت شاہ امان اللہ صاحب پر حکمِ کفر و ارتداد نافذ کیا جا سکے شرعی ذمہ داری کے ساتھ فوراً جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی - سید محمد طاہر اشرف چونا مسجد کے سامنے نعل صاحب روڈ (ناگپور) ـــــ

ف۱ واضح رہے کہ حضرات علمائے امجدیہ ناگپور نے ۲۸ ربیع النور ۱۴۱۷ھ کو امان اللہ پھلواروی کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دے دیا ان کے قلمی فتویٰ اور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء کے سنی آواز میں مطبوعہ فتویٰ میں ان کے الفاظ یہ ہیں۔ "امان اللہ پھلواروی اکابر دیوبند کے کفریات پر اطلاعِ شرعی کے باوجود عدم تکفیر دیابنہ کا عقیدہ و مسلک رکھتا تھا اور خبثائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتا تھا جس کی شرعی شہادت مل چکی ہے تو لاریب من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کے تحت وہ کافر و مرتد خارج از اسلام ہوا۔ جو لوگ اس بے دین سے مرید ہوگئے وہ حقیقۃً مرید ہی نہیں وہ کسی صحیح العقیدہ جامع شرائط پیر سے مرید ہو جائیں اور دودھ سے مکھی نکال پھینکنے کی طرح امان کو اپنے دل سے نکال کر پھینکدیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وکان حقا علینا نصر المومنین والصلوۃ والسلام علی من افاض علینا بکلماتہ المبارکۃ لایزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لایضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وعلی الہ واصحابہ الاتقیاء البررۃ الی یوم یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالھم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۔

الجواب

یہاں چند امور ہیں ۔ اوّل یقین دو ہیں کلامی ۔ فقہی ۔ یقین کلامی دو طرح کا ہوتا ہے ۔ ایک یقین بالمعنی الاخص اور دوسرا یقین بالمعنی الاعم ۔ فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۶ کے حاشیہ میں ہے

" اذا اذعنا بشیٔ فان لم یحتمل خلافہ اصلا کوحدانیۃ اللہ تعالیٰ وحقانیۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقین بالمعنی الاخص وان احتمل احتمالا ناشیا لاعن دلیل کامکان ان یکون الذی نراہ زید اجنیا تشکل بشکلہ فبالمعنی الاعم "

عقائد میں یقین کلامی ہی معتبر، فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۶ میں ہے

والیقین بالمعنی الاعم والمعنی الاخص المعتبرین فی العقائد "

نہ یقین فقہی ، المعتمد المستند کے صفحہ ۳-۲ میں ہے

والشرع طرح ھھنا الظن اصلا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا

دوم تواتر ، فتاوی رضویہ جلد ہفتم صفحہ ۴۶۸ میں ہے

تواتر کے یہ معنی ہیں کہ وہاں کے تمام لوگ چھوٹے بڑے عالم جاہل سب اس امر سے واقف ہوں عام لوگ یک زبان ومتفق اللسان ایک ہی بات کہیں ۔

فتاوٰی عالمگیری جلد ۳ ص۱۵۲ میں اس کے معنی یہ لکھے ہیں کہ

ان تاتی العامة وتشهد بذلك فيوخذ بشهادتهم كذا فی الذخيرة

نیز اسی کے ص۱۵۳ پر اس کی تشریح یوں فرمائی

كونه ظاهرا ومستفيضا يعرفه كل صغير وكبير وكل عالم وجاهل كذا فی الذخيرة ـ

تواتر میں مخبر کا مسلمان ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ فتاوٰی رضویہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳ میں ہے

فان العدالة بل والاسلام ايضا لا يشترط فی التواتر عند الجمهور خلافا للامام فخر الاسلام علی ما اشتهر مع ان كلامه قدس سره ايضاً غير نص فی الاشتراط كما افاده المولی بحر العلوم ـ

تواتر یقین کلامی بالمعنی الاعم کا افادہ کرتا ہے۔ فتاوٰی رضویہ جلد ششم ص۲۲۸، وص۲۲۹ میں ہے

یہ توضیح میں ہے المتواتر يوجب علم اليقين بمعنی ان العقل يحكم حكما قطعيا بانهم لم يتواطؤا علی الكذب وان ما اتفقوا عليه حق ثابت فی نفس الامر غير محتمل للنقيض لا بمعنی سلب الامكان العقلی عن تواطئهم علی الكذب اھ ملخصا

اور فتاوٰی رضویہ جلد سوم ص۵۲۶ میں ہے

"مجرد امکان منافی قطع ویقین بالمعنی الاعم نہیں

تواتر شہادت سے قوی تر ہے یہاں تک کہ تواتر کے خلاف پر شہادت آئے تو نامقبول فتاوٰی رضویہ جلد چہارم ص۵۵۳ میں عقود الدریہ سے بحوالہ صغریٰ منقول

البينة اذا اقامت علی خلاف المشهور المتواتر لا تقبل ـ

فتاوٰی رضویہ جلد ہفتم ص۲۶۹ میں ہے

"متواترات اقسام بدیہی سے ہیں اور بدیہی پر دلیل قائم کرنا بے معنی"

کلمات اسماعیل دہلوی کا اس سے ثبوت تواتر ہی سے ہے۔ فتاوی رضویہ جلد ششم کے صفحہ ۳۱۰ پر امام اہلسنت فرماتے ہیں

"کلمات اسماعیل کہ موافق ومخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں۔۔۔۔ خود اسماعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوتے جامع مسجد دہلی میں شاہ عبدالعزیز صاحب کے اعزہ واخص تلامذہ مثل مفتی رشید الدین خان صاحب وشاہ موسیٰ صاحب نے مناظرے کیے الزام دیے۔ نہ اس نے کہا کہ یہ کلمات میرے نہیں، نہ اس کے ہواخواہوں نے، جب سے آج تک تو اس سے ثبوت یقینی ہے"

کسی امر کا ثابت بالتواتر ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ جہان کے سارے لوگوں کو اس کا علم ہو شفا شریف صفحہ ۱۶۵ میں ہے

"ولا یبعد ان یحصل العلم بالتواتر عند واحد ولا یحصل عند آخر فان اکثر الناس یعلمون بالخبر کون بغداد موجودة وانها مدینة عظیمة ودار الامامه والخلافه وآحاد من الناس لایعلمون اسمها فضلا عن وصفها"

سوم تکفیر کلامی کے لیے احتمال فی الکلام، احتمال فی التکلم، احتمال فی المتکلم تینوں کا رفع ضروری، یوہیں احتمال فی الکلام کی صورت میں تکفیر کلامی جب ہوگی کہ قائل کی مراد پہلوئے کفر ہونے کا علم ہو۔ دیوبندیوں کے چاروں پیشوا مولوی رشید گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل انبیٹھی، مولوی اشرفعلی تھانوی کی تکفیر کلامی ہے کہ ان کی عبارتوں میں احتمال فی الکلام کا نہ ہونا الموت الاحمر اور وقعات السنان وغیرہ سے روشن سے روشن تر، اور احتمال فی التکلم والمتکلم یوں نہیں کہ ان سے ان عبارات کا ثبوت اور عدم توبہ ورجوع بطور تواتر ہے جو علم یقینی کلامی کا افادہ کرتا ہے جس کے بعد اس کے خلاف شہادت بھی مقبول نہیں چہ جائیکہ نری افواہ بے سروپا یا کن فیکون کے بعد بعض ہواخواہوں کا مکابرانہ ادعا جیسا کہ ایک شخص نے یہ گندی بولی بولی کہ اللہ پاک کا جھوٹ بولنا واقع ہے،

اور اس شخص کے بارے میں گنگوہی صاحب نے فتویٰ دیا کہ وہ کافر تو کیا گمراہ بھی نہیں بلکہ اسے فاسق بھی نہ کہنا چاہیے اس ناپاک فتویٰ کے عام مشہور ہو جانے کے بعد جب گنگوہی صاحب مرے، اذناب نے اس سے انکار کیا۔ الاستمداد ص۱۵۷ میں ہے

"یہ اصل فتویٰ گنگوہی کا مُہری دستخطی ان کے فتاوے کے معروف خط کا لکھا ہوا موجود ہے اس کے عکس لیے گیے ایک فوٹو سرکار مدینہ طیبہ میں ہے کئی ہندوستان میں ہیں اول بار ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں خاص میرٹھ میں کہ اس وقت انہیں کی قلمرو میں تھا چھپ کر شائع ہوا۔ اس پر مواخذات ہوا کیے اس کے بعد پندرہ برس گنگوہی صاحب بقیدِ حیات رہے ۱۳۲۳ھ میں مرے۔ کبھی نہ کہا کہ یہ فتویٰ میرا نہیں اب ان کے مرنے کے بعید اذناب منکر ہیں اور ان کے فتاوے میں ایک فتویٰ بھی داخل کرلیا ہے کہ جو وقوعِ کذب مانے کافر ہے مگر اس سے کیا فائدہ، یہ گنگوہی صاحب کی ہی تکفیر تو ہوئی تم نے خود ننگی ان کے منھ سے کرائی کہ اتم وابلغ ہو لطف یہ کہ وہ فتویٰ ۱۳۰۷ھ کا ہے اور یہ ۱۳۰۸ھ کا، تو وہ اگر تھا بھی اس سے منسوخ ہوگیا۔ مسلمانو! لِلّٰہ انصاف اولاً اتنا عظیم اخبث گندا کفر کہ آج تک کسی ہندو، مجوسی، آریہ، یہودی نے بھی نہ بکا ہوگا کہ اس کا معبود جھوٹا کذاب ہے۔ گنگوہی صاحب کی نسبت شائع ہو اس کے ردہوں اس پر گنگوہی صاحب کی تکفیریں ہوں اور گنگوہی صاحب پندرہ برس جئیں اور اصلاً انکار نہ کریں کوئی عاقل اسے قبول کرسکتا ہے اگر اس میں ایک حرف کا بھی ان کی اصل تحریر سے فرق ہوتا جس سے ان پر اتنا موٹا کفر آتا چیخ پڑتے اشتہار پر اشتہار شائع کرتے کہ یہ مجھ پر افترا ہے میرے اصل فتوے میں یہ تھا اس کو یوں بنالیا ہے نہ کہ سارا فتویٰ اتنے خبیث کفر کا کہ کسی پادری یا آریہ سے بھی اس کی نظیر نہ ملے گی گنگوہی صاحب کے نام سے شائع ہو اس پر ردہوں تکفیریں ہوں اور گنگوہی صاحب پندرہ برس چُپ رہیں اور اسی خاموشی کو لیے ہوئے شہر خموشاں جا بسیں جب تک وہ بقیدِ حیات

رہے اہالی وموالی بھی خاموش درخواب خرگوش، جب وہ یقیدِ حیات ہوں تو اب یہ شگوفہ کھلے کہ فتویٰ ان کا نہیں اس سے تو یہی آسان تھا کہ کہدیتے گنگوہی صاحب سِتھے ہی نہیں لوگوں نے انیاب اغوال کی طرح ناحق کا ایک ھیولیٰ بنا رکھا ہے یوں نہ صرف اس کفر بلکہ تمام کفروں ضلالتوں کا ایک ساتھ فیصلہ ہو جاتا "

چہارم ضروریاتِ دین کہ اسی کا منکر قطعاً یقیناً کافر ہے۔ المعتمد المستند کے صـ۲۰۱ پر امام اہلسنّت فرماتے ہیں

والمحققون لا یکفرون الا بانکار ما علم من الدین ضرورۃ بحیث یشترك فی معرفتہ الخاص والعام المخالطون للخواص فان کان المجمع علیہ ھکذا کفر منکرہ والا لا "

اور اسی کے انکار میں جہالت کا عذر مسموع نہیں المعتقد المنتقد کے صـ۱۶۲ پر ہے

اما اذا تکلم بکلمۃ ولم یدر انہا کلمۃ کفر ففی فتاوی قاضیخاں حکایۃ خلاف من غیر ترجیح حیث قال قیل لا یکفر (لعذرہ بالجھل) وقیل یکفر ولا یعذر بالجھل اقول والاظہر الاول الا اذا کان من قبیل ما یعلم من الدین بالضرورۃ فانہ حینئذ یکفر ولا یعذر بالجھل "

پنجم کفّ لسان۔ دیوبندیہ منکر ضروریات ہوئے جیسے تھانوی نے علم اقدس سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا

" ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلیے بھی حاصل ہے الخ" (حفظ الایمان صـ۱۵ جدید ایڈیشن)

یعنی جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے ایسا تو بچّوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں کا بھی ہے معاذ اللہ تعالیٰ اور انبیٹھی و گنگوہی نے لکھا کہ

" شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ

بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ (براہین قاطعہ صہ۵۱)

یعنی شیطان وملک الموت کو پوری روئے زمین کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوری روئے زمین کا علم ماننا قرآن وحدیث کے خلاف بلکہ شرک ہے اور یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شیطان لعین کے علم سے کم ہے معاذ اللہ۔ اور قاسم نانوتوی نے لکھا کہ

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ...... بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (تحذیر الناس صہ۲، ۲۸)

یعنی خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی جاننا جاہلوں کا خیال ہے۔ حضور کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی نیا نبی مانا جائے تو خاتمیت میں کوئی خلل نہیں پڑے گا معاذ اللہ اور ان کا یہ انکار ضروریاتِ دین مشہور ومتواتر۔ چنانچہ امام اہلسنّت فتاویٰ رضویہ جلد سوم صہ۲۶۵ پر دیوبندیوں کی نسبت فرماتے ہیں کہ

"ان کی حالت کفر وضلال اور ان کے کفری وملعون اقوال طشت از بام ہو گئے ہر شخص کہ نرا جنگلی نہ ہو ان کی حالت سے آگاہ ہے"

اور جلد ششم صہ۱۱۰ پر اس سوال کے کہ ایک شخص امامت کرتا ہے اور پڑھا لکھا بھی ہے کچھ مسئلہ مسائل بھی جانتا ہے اپنے آپ کو اہلسنّت وجماعت کہتا ہے جب دیوبند کی بابت سوال کیا گیا تو کہتا ہے کہ میں نہ اس کا مرید ہوں اور نہ برا کہتا ہوں دیوبند

کے مدرسہ کی تعریف کرتا ہے جواب میں امام اہلسنت فرماتے ہیں

"جو شخص پڑھا لکھا ہو کر مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے "

اور جلد سوم صـ ۲۶۶ پر اس سوال کے کہ " زید فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کو برا سمجھتا اور کہتا ہے لیکن ان کی امامت سے نماز بلا تکلف پڑھتا ہے جواب میں فرماتے ہیں

" دیوبندیہ کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے صرف انہیں برا جاننا کافی نہیں تو جو انہیں قابل امامت سمجھتا ہے اس کے پیچھے نماز بیشک باطل محض ہے فانہ منہم"

دیوبندیوں کے ان ملعون اقوال میں جن میں اسلام کا کوئی پہلو نہیں بتواتر ثابت ہو جانے کے بعد ان کی تکفیر سے کف لسان کرنے کی کوئی گنجائش نہیں بخلاف اسماعیل کے کہ اس سے ان کلمات کا ثبوت اگرچہ یقینی ہے کہ ثابت بالتواتر ہے جیساکہ امر دوم میں فتاوی کے حوالہ سے گزرا جس سے احتمال فی التکلم کی گنجائش نہیں تاہم اور احتمال مرفوع نہ ہونے کے باعث امام اہلسنت نے اس کی تکفیر کلامی سے کف لسان کو ماخوذ و مختار بتایا۔ السوء الاحمر صـ ۳۴ میں ہے

"نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ "

جب یہ امور ممہد ہو لیے تو اصل جواب کی طرف آئیے شاہ امان اللہ صاحب کی طرف جو مسلک منسوب ہے وہ عدم تکفیر دیابنہ ہے اور ان کی طرف اس مسلک کی نسبت کا ثبوت بطور تواتر ہے کہ ان کے مریدین مجازین خلفاء و جانشین ان کے اہل خانہ و خانقاہ چھوٹے بڑے عالم جاہل سب کے سب یک زبان و متفق اللسان یہی بیان دیتے رہے کہ ان کا مسلک عدم تکفیر دیابنہ ہے۔ ان کے چچا زاد بھائی جناب عون احمد صاحب نے جو شاہ محی الدین کے مرید خلیفہ اور حقیقی بھتیجا ہیں۔ شاہ امان اللہ صاحب کی جانشینی کے بعد ان کی زندگی ہی میں ان کے والد اور اپنے مرشد و مقتدا جناب شاہ محی الدین صاحب کا مسلک چھاپ کر

عام مشہور کردیا۔ چنانچہ حیات محی الملۃ جو ۱۳۶۷ھ میں چھپی ہے اس کے صفحہ ۱۷۱ پر ــــ مذہبی عقائد و خیالات کے عنوان سے اپنی توضیح کے ساتھ شاہ محی الدین صاحب کا جواب نقل کرتے ہیں

"حضرت[1] عقائد اسلام میں جمہور اہلسنت کے مسلک پر سنی ماتریدی تھے اور مسائل فقہیہ میں پکے حنفی مگر فضائل اعمال میں آپ بہت حد تک محدثین کے پیرو تھے عقائد اہلسنت والجماعت میں آپ متشدد تھے نہ صرف یہ کہ تشیع اور رفض کے خلاف برابر تبلیغ فرماتے رہے بلکہ اپنے تعلق رکھنے والوں میں تفضیلیت کا ادنیٰ شائبہ بھی نہ آنے دیا طبیعت میں اعتدال پسندی اور توسط ہمیشہ سے رہا اس لیے اہلسنّت کے اندرونی اختلاف میں اپنے اسلاف کی طرح آپ برابر اعتدال پسند رہے۔ افراط و تفریط کو کبھی راہ نہ دی، چنانچہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد میں آپ نے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی، ان دونوں جماعتوں کی افراط و تفریط کو آپ نے کبھی پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا۔ بیشتر بریلوی حضرات نے آپ سے علمائے دیوبند کی تکفیر کے متعلق سوالات کیے آپ نے ان کو نہایت مدلل جوابات دیے اور بتایا کہ میں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کرسکتا آپ نے بریلویوں کے مسئلہ تکفیر کی شدت سے مخالفت کی۔ ایک بار تاج الدین صاحب بریلوی نے حضرت کے پاس میمن اسمٰعیل حاجی صدیق کا ایک مطبوعہ استفتا بھیجا جس میں علمائے دیوبند کی کتابوں کے کچھ اقتباس پیش کرکے ان کی تکفیر کا فتویٰ طلب کیا گیا تھا حضرت نے اس کے جواب میں صاف لکھا

"جو استفتا میمن اسماعیل حاجی صدیق قادری برکاتی نوری کا جناب نے ارسال فرمایا ہے اس کے متعلق گزارش ہے کہ ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا"

جب سائل نے دوبارہ حضرت کو خط لکھا اور ان کے عدم تکفیر کی وجہ پوچھی تو آپ نے لکھا

"میمن اسماعیل حاجی صدیق نوری کے استفتار کے متعلق جو میں نے تحریر کیا ہے یہی میرا مسلک ہے جن پیران کی غلامی و جاروب کشی اس فقیر کو حاصل ہے ان کا بھی یہی

[1] یعنی شاہ امان اللہ صاحب کے والد و مرشد جناب شاہ محی الدین صاحب جو دیوبندیوں کی قائم کردہ امارت شرعیہ بہار کے امیر ثانی رہے۔

مسلک تھا کہ جس شخص میں ننانوے وجوہ کفر پائے جاویں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو اس کو مسلم ہی سمجھنا چاہیے جماعت دیوبندیہ تاویلات پیش کر رہی ہے اور اپنی برات کفر سے کر رہی ہے جس سے جناب کو مجھ سے زیادہ اطلاع ہوگی تمامی علمائے اسلام عرب وعجم دیوبندیوں کی تکفیر میں متفق نہیں ہیں۔ اس فقیر کے علم میں بہتیرے علماء گزرے اور موجود ہیں جو مسائل میں دیوبندیوں کے خلاف ہیں لیکن تکفیر نہیں کرتے یہ فقیر بھی انھیں لوگوں کا ہمنوا اس معاملہ میں ہے "

مگر اس کے ساتھ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب کی علمی تحقیقات کے قائل تھے اور ان کی صلاحیتوں کی قدر کرتے تھے اسی طرح علمائے دیوبند کی خدمت حدیث اور اشاعت علوم دینیہ کا اعتراف کرتے تھے مگر بعض مسائل میں جادۂ اعتدال سے ہٹ جانے کی وجہ سے ان سے اختلاف رکھتے تھے ان تمام باتوں کے باوجود دیوبندی اور بریلوی دونوں جماعتوں سے آپ کا تعلق رہا اور ان میں سے اکثر نے آپ کو مقتدا اور رہنما تسلیم کیا اور کتنوں نے باطنی استفادہ بھی کیا

اور صفحہ ۱۷۸ پر "حق وصداقت پر ثبات" کے عنوان سے جناب عون احمد صاحب لکھتے ہیں

"حضرت عزم کے پختہ اور حق ودیانت پر پوری طرح ثابت قدم تھے آپ نے جس چیز کو حق سمجھ کر اختیار کیا اس پر ہمیشہ قائم رہے مذہبی عقائد وخیالات میں آپ بہت ہی مستحکم اصول رکھتے تھے ان میں آپ نے ذرہ برابر کمی یا زیادتی گوارا نہ کی۔ مختلف العقائد فرقوں سے عقائد وخیالات کے متعلق خط وکتابت ہوئی آپ نے سب کو مدلل جوابات دیے ..... اکابر واسلاف کے عقائد میں بھی آپ نہایت مستحکم خیال رکھتے تھے بریلویوں اور دیگر جماعت کے لوگوں نے مختلف اوقات میں مختلف سوال کیے آپ نے سب کا جواب دیا اور حق ودیانت کے اصول سے ایک انچ نہ ہٹے "

شاہ محی الدین کی نسبت جب یہ مسلک عدم تکفیر دیابنہ چھپ کر شائع ہوا تو ان کے بیٹے اور جانشین اور عون احمد صاحب کے مخدوم ومطاع کہ وہ حیات محی الملۃ میں امان اللہ صاحب کو انھیں القاب سے یاد کرتے ہیں۔ جناب امان اللہ صاحب سے علمائے اہلسنت واہل سنّت نے مواخذات کیے۔ رد شائع کیے، تحریری مناظرے کی دعوت دی اشاعت ردّ ومواخذات ودعوت مناظرہ کے بعد وہ سالہا سال زندہ رہے لیکن نہ تو ان سے کسی رد کا جواب بن پڑا اور نہ ہی تحریری مناظرے میں بیٹھ کر گفتگو کرنے کی ہمت ہوئی اور نہ ہی اس نسبت سے انھوں نے انکار کیا جب سے آج تک تو یہ ثبوت یقینی ہے کہ امان اللہ صاحب کا مسلک عدم تکفیر دیابنہ ہے۔ اب دیوبندیوں کی کفری ملعون طشت از بام وجہ نزاع مابین اہلسنّت ودیابنہ عبارتوں پر آگاہی کے علم یقینی میں در بارۂ کافِ لسان مشہور، عدم کے احتمال کو متحقق سُنّی صحیح العقیدہ قرار دینے کا بہانہ قائم کرنا محض مکابرانہ ادّعا ہے جو اس قلب سے متصور نہیں جسے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ سے حصّہ ملا۔ افسوس زمانے کی حالت وہ ہے جو میرے امام نے جلد ششم ص۱۵ پر فرمایا

"آج کل کفر وارتداد وزندقہ والحاد کا گرم بازار ہے۔ ہر چہار طرف سے اللہ ورسول وقرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوچھار ہے کفر بکنے والوں سے گلہ نہیں، عجب عام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ ورسول وقرآن سے زیادہ ہلکی عزّت کسی کی نہیں۔ ان کے ماں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات کوئی انھیں تو تو کہہ دیکھے اور اللہ ورسول وقرآن پر گالیاں سنتے ہیں، چھپتے، شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل بھی نہیں آتا بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یارانے دوستانے بدستور رہتے ہیں۔ ان کے اعزاز واکرام، القاب آداب ویسے ہی منظور رہتے ہیں صاف دل کشادہ جبیں گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں۔ نہیں نہیں بلکہ الٹی ان کی حمایت

انھیں بُرا کہنے والے سے بغض وعداوت، ان کا حکم الٰہی کا ظاہر کرنے والا بے تہذیب بدلگام ہے، تنگ کُن دائرہ اسلام ہے۔"

پھر عبد الماجد کے ناپاک اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں

جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی، چار طرف سے کوسّا گھمار دوڑ پڑی، ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برأت میں سیاہ ہونے لگے، ایک کافر ہوا تھا اس کے پیچھے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ ڈھٹائی بے شرمی بے حیائی سے مکرنا صاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ بے چارہ تو کوئی چیز نہ تھا لافی العیر ولا فی النفیر جب اس کی حمایت میں وہ کچھ جوش تو مسٹر ابو الکلام تو لیڈر کبیر، ان کا کفر ضرور ٹھیٹ اسلام بنے گا ان کے مقابل اللہ ورسول قرآن کی کون سنے گا، کھلے گمراہان لیام کو جانے دو بدایوں، شاہ جہاں پور، لکھنؤ کان پور وغیرہ میں بڑے بڑے سنّیت کا دم بھرنے والے بستے ہیں، دیکھیے تکذیب کلام اللہ و توہین رسول اللہ وانکار شریعۃ اللہ دیکھ کر ان میں کتنے اد کستے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ وقبول اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹ مقاطعہ مناتے ہیں، حاشا نہ وہ توبہ واسلام شائع کریں نہ یہ ہرگز ان کی موالات تعظیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی کی ان کی تو نہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو دی انھیں تو نہ دی، اے تصور جویاں خود گم ابھی حب للہ وبغض للہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم ــــ قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم اور جن بندگانِ خدا کو ان کا حصّہ ملا ہے، ان پر چڑھتے ہیں ان کے سایہ سے کہ ان کا سایہ نہیں سایۂ مصطفٰے ہے، مستنفرہ ہو کر بچتے ہو . . . .

مسلمان کا ایمان شاہد ہے کہ ترک بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کعبۂ معظّمہ کو معاذ اللہ ایک ایک اینٹ کر دیں ہرگز اللہ ورسول وقرآن کی تکذیب وتوہین

عــہ فتوی میں اس مقام پر بدایوں کا لفظ نہیں احکام نورانی کے پہلے نسخہ میں غلطی سے "بدایوں" لکھ گیا تھا ۱۲ منہ

کے برابر نہیں ہو سکتا۔

مسلمان کہلانے والو! للہ اپنا ایمان سنبھالو! واحد قہار کے قہر سے ڈرو حب للہ و بغض للہ کے سامان درست کرو نیچری تہذیب اور ساختہ تادیب کی خواب غفلت سے جاگو جس سے کلمہ تکذیب و توہین خدا و رسول سنو تمہارا کیسا ہی معظم یا پیارا ہو دور کرو دور بھاگو خدا کے دشمن کو دشمن مانو اس سے تعلق کو آگ جانو ورنہ عنقریب دیکھ لوگے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے تمہارے ایمان نسخ ہو گئے، تمہارے نکاح فسخ ہو گئے فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد من یھدی اللہ فمالہ من مضل ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد ہ

میں جانتا ہوں کہ حق کڑوا لگے گا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سنے دیکھے حق و باطل کو میزان ایمان میں پرکھے اور اگر سب پر وہی عناد و مکابرہ کا داغ تو وما علینا الا البلاغ اللّٰھم الیک المشتکیٰ وانت المستعان وعلیک البلاغ والیک المصیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہ انتہی کلامہ قدس سرہ

الحاصل پُر ظاہر در بارۂ کاف لسان مشہور، جناب امان اللہ صاحب نہ اس احتمال کی مجال، نہ اس وقت ان کے داخل مَن شَکَّ ہونے میں کوئی مقال اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ اٰمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیھم وعلی الہ واصحابہ الھادین المھدیین الصلوٰۃ والتسلیم الی یوم الدین ہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر محمد کوثر حسن السنی الحنفی

القادری الرضوی غفر لہٗ

۲ ماہ ظفر صفر المظفر ۱۳۱۶ھ

ضمیمہ احکام نورانی

امان اللہ صاحب پھلواروی کی طرف کفر صریح یعنی عدم تکفیر صاحبان حفظ الایمان و براہین و تحذیر کی نسبت کا بیان بہ رنگ تفصیل

ثبوت نسبت میں تقریر اوّل ۔ وہ نام نہاد امارت شرعیہ جو امان اللہ صاحب کے گھر میں بنی پلی، پروان چڑھی جس کے امیر ثانی امان اللہ صاحب کے والد و مرشد بیعت و خلافت شاہ محی الدین پھلواروی رہے اس عمارت کی گمراہی و بے راہ روی، دیوبندیت نوازی اور کفار ہند و مرتدین کی پیروی کوئی ایسی چیز ہے جس پر کوئی حیا سے گزرا ہوا بھی پردہ ڈال سکے؟ خود اس عمارت کے امیر ثانی نے وہ بیانات مشتمل بر کفر و زور و ضلالات دیے جو اخباروں رسالوں، جلسوں محفلوں میں شائع ہوئے جن میں سے بعض اخبار، الہلال، روئداد جمعیت علماء بہار، اور تقریر مطبوع محی الدین، سے مؤلف حیات محی الملۃ نے صد۵۱ صد۹۲ صد۹۸ وغیرہ میں نقل کیے۔ کیونکر معقول ہو کہ یہ سب مخفی تھا لاجرم علماء اہلسنت نے تقبیح امارت اور رد ضلالت میں رسالے چھاپے باتباع سواد اعظم امارت کی تضلیل و تکفیر شائع کی

چنانچہ ۱۳۵۴ھ میں "مقدمہ تفسیر ہادی عالم"[۱] میں اور ۱۳۶۴ھ میں "بذرقہ ہادی عالم"[۲] میں مخزن شر و فساد امارت شرعیہ پھلواریہ پر کفر و گمراہی کے

۲،۱ مصنفہ حضرت مولانا علم الہدیٰ گیاوی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ ورزقہ وایانا احسن الرضا یہ اہلسنت میں حق گوئی وحق پرستی کے پیکر جلیل وہ عالم ہیں کہ وہابیت دیوبندیت چکڑالویت رافضیت ندویت، شرعی امارت اور لیگ وخلافت کے خلاف پیہم جہاد باللسان والقلم فرماتے رہے حتیٰ کہ ہنگامہ لیگ میں بھی جب کہ بعض اعیان اہلسنت سے زلت فکر ونظر واقع ہوئی تھی یہ بطل جلیل برابر لیگ کے خلاف مصروف جہاد اور قدم ہائے لغزیدہ کے راہ حق وصواب واعتدال پر ثبات وقرار کے لیے کوشاں رہے جیسا کہ حضرات عالیات مشائخ مارہرہ مطہرہ، حضرت اقدس سید شاہ جند آسینی، حضرت شیر بیشہ سنت، حضرت شاہ صوفی یار علی صاحب بانی دار العلوم براؤں شریف، حضرت حافظ ملت، مولانا سراج الہدیٰ گیاوی علیہم الرحمۃ والرضوان اور صدر مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور علامہ شریف الحق صاحب وغیرہ اساطین ملت وعلماء اہلسنت لیگ وحمایت لیگ کے خلاف جہاد کناں رہے۔ خود سرکار مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لیگ کی شرکت وحمایت کے عدم جواز پر فتویٰ دیا حضرت کا وہ سنیت افروز لیگیت سوز ایمانی حقانی نورانی فتویٰ جلد دوم ترجمان اہلسنت حصہ اول مسمیٰ بنام تاریخی "احکام دینیہ ضروریہ" ۱۳۶۵ھ میں شائع ومشتہر ہوا۔ اور انہیں ایام میں عرس رضوی کے بابرکت موقع پر ان بعض اعیان اہلسنت اور حضرت شیر بیشہ سنت وغیرہ اخیار ملت کے مابین بعد ازالہ سوء فہمی ولبعضے تحریرات برائے اطمینان قلبی زیر سایہ کرامت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ صلح عمل میں آئی جیسا کہ مذکورہ ترجمان اہلسنت ص۳۱ میں بنام "بشارت عظمیٰ" مفصل شائع ومشتہر ہوا نیز فتنہ علماء کونسل کے وقت کتاب "ارشاد ایمانی" میں بھی وہ "بشارت عظمیٰ" اور حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا مذکورہ بالا فتویٰ شائع کیا گیا، مولانا علم الہدیٰ گیاوی مرحوم کی حق پسندی کہ صاحبان رجوع عام الاشاعۃ کی بالاعلان ستائش کی اور القابہائے تعظیم وتوقیر وکلمات دعائیہ سے انھیں یاد کیا چنانچہ مرکز دائرہ رضویت مسند نشین مرکز اہلسنت نبیرہ سرکار اعلیٰحضرت حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی ابراہیم رضا خاں صاحب عرف جیلانی میاں علیہ الرحمہ کا جب حمایت لیگ سے توبہ نامہ شائع ہوا تو بایں کلمات ان کی مدح فرمائی

"محترم عزیز مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب سلمہ (عرف جیلانی میاں بریلوی) دام اقبالہ کہ ان کا توبہ نامہ ماہنامہ، ترجمان اہلسنت صفر ۱۳۶۹ھ میں تحریری اعلان کر دیا گیا جس سے ان کے ایمان وایقان کی بلندی اور رفعت شان خاندان کی صداقت مومنین صادقین پر عیاں ہے"

(تعلیم مجید بآیات قرآن ص۶)

ہاں نفس عالی ظرف وعالی ہمم سرکار مفتی اعظم مولائے سنیاں سیدی شاہ مصطفےٰ رضا قدس سرہ اور مظہر اعلیٰحضرت سیدی سرکار شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان پر وہ معترض ہوئے لیکن ان کے اعتراض سے ہم ان عالی حضرات کی رفعت شان پر نہ کچھ اثر سمجھیں نہ ان معترض صاحب اخلاص سے الجھیں کہ ہمیں اپنے امام علیہ رحمۃ المنعام کا وہ ارشاد یاد ہے

"نہ ہم بخاری وابن جوزی وعلی قاری کے اعتراضوں سے شان رفیع امام اعظم وغوث اعظم وشیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کچھ اثر سمجھیں نہ ان حضرات سے کہ بوجہ خطا فی الفہم معترض ہوئے الجھیں ہم جانتے ہیں کہ ان کا منشاء اعتراض کبھی نفسانیت نہ تھا بلکہ ان اکابر محبوبان خدا کے مدارس عالیہ تک دست ادراک نہ پہونچنا وبس۔ لاجرم اعتراض باطل اور معترض معذور اور معترض علیہم کی شان ارفع واقدس، والحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ واولیاءہ وعلماءہ واھلہ وحزبہ اجمعین آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم"

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۴۴۸)

صاف صریح احکام مشتہر ہوئے ـــــــــــــ

۱۳۶۶ھ میں اس کے امیر ثانی شاہ محی الدین پھلواروی آنجہانی ہوکر اپنے مقر کو پہونچے تو ان کی خانقاہی سجادگی اور ان کا منصب امیری امارت شری دو جگہوں میں بٹا۔ وہ جو امان اللہ صاحب کے استاذ اور بجائے باپ یعنی چچا تھے یعنی مولوی قمرالدین صاحب، امیری انھوں نے لی اور انہیں نے بشمول اوروں کے سجادگی امان اللہ صاحب کو سونپی ــــــــ ابھی امان اللہ صاحب کو سجادہ بنے دو سال نہ ہوئے تھے کہ اور ضلالتوں کے ساتھ کفر صریح شاہ محی الدین کی نسبت خانقاہ پھلواری سے چھپ کر مشتہر ہوا۔ کون شاہ محی الدین، رشتۂ دنیوی میں امان اللہ صاحب کے خاص باپ، نہ صرف یہی بلکہ انہیں کے مسلمان بہ صحت اعتقاد ہونے پر امان اللہ صاحب کی بیعت واجازت وخلافت وجانشینی کا مدار، کہ وہ اِن کے مرشد بیعت ومعطی اجازت وخلافت بالاعلان مشہور۔ ان کی نسبت کوئی غیر نہیں بلکہ گھر کا، وہ بھی اور نہیں انہیں کا داماد اور بھتیجا، صرف یہی نہیں بلکہ انہیں کا شاگرد، انہیں کا مرید اور انہیں سے خلافت یافتہ، اور امان اللہ صاحب سے بھی یہ گہرا رشتہ کہ ان کا عم زاد اور بہنوئی، نہ فقط ان دنیاوی عرفی رشتوں پر قصر بلکہ یکے از سربرآوردگان خانقاہ پھلواری یعنی امان اللہ صاحب کا بیرونی امور بیعت کا مجاز ومعاون کار، اس نے شاہ محی الدین کی نسبت ایک مسلک[1] نہ کے اپنی زبانی روایت سے بلکہ شاہ محی الدین کی خاص تحریرات سے میمن اسمٰعیل حاجی صدیق مطبوعہ استفسار کا جواب ہونے کی صراحت کے ساتھ خانقاہ کے دارالاشاعت سے شائع کیا[2]

ع[1] حیات محی الملۃ ع[2] آثار پھلواری کے پچھلے سرورق کا اندرون صفحہ۔

اس وقت امان اللہ صاحب آنجہانی نہ تھے بلکہ نئے نئے سجادہ نشین بنے تھے ان کے
جیتے جی برسوں ان کے والد و مرشد بیعت و خلافت کی نسبت یہ کفر صریح کہیں اور سے نہیں
انہیں کے خانقاہی دارالاشاعت سے شائع ہوتا رہا اور وہ ساکت رہے اسلاف اہلسنّت
کی طرف سے امارتِ شرعی کے ردّ و تکفیریں ہوتی رہیں۔ مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ سنّت
حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ حشمت علی خاں رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعہ نے مبارک کتاب
دافعِ شر و فساد وارتیاب مسمّی باسم تاریخی ارشاد اہل الرشاد الی باب مجالس المیلاد میں امارت
شرعی پر اس کے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کے سبب کفر قطعی یقینی کا حکم بالجزم لکھا (ملاحظہ ہو
اس کتاب کا صفحۂ آخر و ماقبل آخر جو ملخصاً تقریر ثالث ص۱۴ میں منقول ہے) حضرت مولانا علم الہدیٰ
گیاوی رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعہ نے تعلیم مجید بآیات قرآن۔ غالب الحق میں بھی امارت شرعی
کی تکفیر شائع کی پھر تذکرہ علماء اہلسنّت میں گروہ صلح کلی پھلواری کے سربرآوردگان کی
گمراہی اور اہلسنّت سے انحراف مشتہر ہوا پھر ماہنامہ اعلیحضرت ستمبر ۱۹۶۲ء (ص۲۴) میں
گروہ پھلواری کی مسلک عدم تکفیر والی حیات محی الملۃ میں مطبوعہ عبارات بلفظہ ذکر کر کے
اس وقت کے جانشین خانقاہ جناب امان اللہ صاحب کی نسبت اس تصریح کے ساتھ
کہ وہ حیات محی الملۃ کے ایک ایک حرف کو حرز ایمان تصوّر کرتے ہیں گروہ پھلواری کا اور
صاف تر ردّ چھپا ـــ یہ سب کچھ ہوتا رہا اور امان اللہ صاحب کا سکوت نہ ٹوٹنا تھا نہ ٹوٹا
(بلکہ موقع بہ موقع باپردہ و بےپردہ اس مسلک کفر صریح کا مجالس و مکاتیب میں چرچا رہا)
یہاں تک کہ ۱۴۰۵ھ میں وہ چل بسے۔ کون عاقل گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے انہیں انکار تھا

وہ اس نسبت کفر صریح یعنی مسلک عدم تکفیر صاحبان خفض الایمان و براہین و تحذیر کو کفر جانتے تو چیخ نہ پڑتے؟ اس کا رد، اس پر انکار شائع نہ کرتے؟ مریدین و معتقدین میں اس سے تبرّی و تحاشی کا عام اعلان نہ کرتے؟ کہ ان کی اجازت ان کی خلافت ان کی سجّادگی کا دار و مدار جن پر تھا ان کی نسبت انھیں کی خانقاہ سے انہیں کے عم زاد انہیں کے بیرونی امور بیعت کے مجاز انہیں کے معاونِ کار کے قلم سے مسلک کفر صریح شائع ہو رہا تھا اور کفّار و مرتدین کی تحریکوں تعاونوں شرکتوں رنگینیوں سے رونما امارت شرعیہ پھلوادیہ اور اس کے سر برآوردگان اور ان کے متبعین پر اہلسنّت کی جانب سے ردّ و تکفیریں ہو رہی تھیں مگر کفر صریح پر امان اللہ صاحب کی طرف سے چیخ پکار یا ردّ و انکار کہاں بلکہ وہی سکوت بلکہ اصرار، مریدین و معتقدین و متوسلین اندرون خانقاہ و بیرونِ خانقاہ مجالس مخصوصہ و محافلِ مشہورہ میں اس کفر صریح کا اشتہار، خانقاہی ماہنامہ المجیب" میں اس کفر صریح والی تصنیف حیات محی الملۃ کا برسوں اعلان امارت شرعیہ کا خانقاہ میں ویسا ہی قیام اور بقول "آثارات" امان اللہ صاحب کی تکمیل باطن کرانے والے اور ان کے باپ کے مجاز و برادر مولوی قمر الدین صاحب اس امارت کے امیر برقرار، تو صاف ثابت کہ "حیات محی الملۃ" میں مطبوع مسلک کفر صریح یعنی عدم تکفیر صاحبان براہین و خفض الایمان و تحذیر وہی امان اللہ صاحب کا عقیدہ تھا اسی کو انھوں نے اپنے والد و مرشد و مقتدا کا

مسلک پسندیدہ جانا اور اسی کو اپنا مسلکِ حقہ مانا اعاذنا اللہ تعالیٰ والمسلمین منہا۔
دیوبندیہ نے جب گنگوہی فتویٰ کی اس کی طرف نسبت سے انکار کا غُل مچایا تو قلوبِ مسلمین سے شبہاتِ شیاطین کے رفع کو کہ فرضِ اعظم ہے الاستمداد میں جو فرمایا احکامِ نوارانی میں مذکور ہوا خود تمہید ایمان شریف میں فرمایا

"زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہاسال اس کی اشاعت ہوتی رہے لوگ اس کا رد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سُنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا۔"[۵]

تقریرِ ثانی

امان اللہ صاحب کوئی نرے عامی نہ تھے کہ دربارۂ خیالات ان کی حیثیت کو غیر متعلقانہ دیکھا جائے بلکہ درسِ نظامیہ کے فارغ شدہ عالم اور

۵ فتاویٰ رضویہ ص۲۸۶ ج۱۰ نصف آخر۔

مدرسہ مجیبیہ پھلواری میں فقہ کے مدرس ہونے کے علاوہ ایک مشہور خانقاہ کے سجّادہ نشین تھے اس میں ان سے چھوٹے بڑے عزیز قریب وغیرہ سبھی تھے اور سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے تھے "حیاتِ محی الملّۃ" انھیں کے والد کے مرید وخلیفہ اور ان کے عم زاد وبیرونی امور بیعت کے مجاز نے تصنیف کی اور اسی خانقاہ سے مشتہر ہوئی تو امان اللہ صاحب کے عقائد ونظریات کے لیے اس کے بیانات پر شکّ وارتیاب کی نظر کیونکر ـــــــ

تجانب اہل سنّت میں شیر بیشہ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان کا رسالہ سل الصوارم الھندیۃ علی حلیف شیاطین النجدیہ صد ۳۵۵ سے چند صفحات میں منقول ہے ۔ اس میں حضرت شیر بیشہ سنّت نے الھدیہ السنیہ والتحفۃ الوھابیہ نامی کتاب سے جو اس وقت کے والی نجد ابن سعود نامسعود علیہ ما علیہ نے طبع کرا کے شائع کی تھی تمام وہابیہ نجدیہ پر بالعموم کفر وارتداد کا حکم دیا اور آخر رسالہ میں فرمایا

> "ہم نے نجدیوں کے یہ چند عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ محض بطور نمونہ پیش کیے ہیں اس پر کوئی شخص یہ نہ کہے کہ تمام وہابیہ نجدیہ کے یہ عقائد نہیں کسی ایک خاص شخص یا مخصوص نجدی کے یہ عقائد ہوں گے ۔ اس لیے کہ مجموعہ خبیثہ الھدیۃ السنیۃ والتحفۃ الوھابیۃ کسی ایک شخص خاص کے عقائد کی کتاب نہیں بلکہ بالعموم تمام وہابیانِ نجد کے عقیدہ و مذہب کو اس میں پیش کیا گیا ہے چنانچہ کہیں دعوۃ الوھابیۃ لاھل المکۃ کی سرخی ہے کہیں مذھب الوھابیین فی الاصول والفروع کا عنوان قائم کیا گیا ہے کہیں جملۃ دعوۃ الوھابیۃ کے عنوان سے مضمون

شروع کیا گیا ہے۔ بہرحال حکومت نجد و تمام وہابیہ نجدیہ و جمیع وہابیہ دیوبندیہ کا
مذہب و اعتقاد یہی ہے جو الھدیۃ السنیۃ سے التقاطاً لکھا گیا ہے جو وہابی نجدی
یا وہابی دیوبندی ان عقائد کفریہ سے انکار کرے اس کا انکار نہ ہوگا مگر تقیہ۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوآ اٰمنا واذا خلوا الیٰ شیاطینہم
قالوآ انا معکم انما نحن مستھزءُون ہ یعنی منافقین جب ایمان والوں سے
ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں کے پاس
جاتے ہیں تو کہتے ہیں بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم ٹھٹھا کرتے
ہیں واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی الہ وسلم۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولوالدیہ
واخویہ واھلہ ربہ المولیٰ العزیز القوی۔ محمد بھورے خاں
پیلی بھیت۔ سہ شنبہ۔ ۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۳۵۹ھ

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ بلاشک وارتیاب والمجیب اللبیب مصیب
ومثابٌ و خلافھا قبیح بحکم السنۃ والکتاب واللہ تعالیٰ اعلم بالقول
حررہ ابوالمساکین محمد ضیاء الدین البیلی بھیتی
(مفتی شہر پیلی بھیت)

مجیب لبیب کے جوابات کُل کے کُل صحیح ہیں ان کے صحیح ہونے میں کوئی شک وشبہہ نہیں۔ لاریب فیہا کے پورے مصداق ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ـــــ حررہ العبد الحقیر ابوسراج عبدالحق رضوی عفی عنہ

کل جوابات مجیب مصیب کے صحیح ہیں۔ مذہب اہلسنت وجماعت کے موافق ہیں ـ

فقیر قادری محمد حبیب الرحمٰن خطیب

(تجانب اہل سنت ص ۳۷۹، ۳۸۰) جامع مسجد وناظم مدرسہ آستان شیریہ پیلی بھیت ـ

پھلواری خانقاہ کی حالت ملاحظہ کیجیے شاہ محی الدین امارتِ شرعیہ کے امیر ثانی تھے اور خانقاہ پھلواری کے پیر، ان کے انتقال کے بعد بھائی نے ان کا منصب امیری سنبھالا، بیٹے نے سجادگی لی اور بھتیجا سجادہ کا معاون کار اور ان سب کا پیشوا، وہ امیر ثانی امارتِ شرعی بھتیجے نے امیر ثانی کی حیات لکھی جس میں ہے کہ

ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا۔ ملخصاً ـــــــــــــ

یہ مؤلفِ حیات کی اپنے کان کے سنے یا آنکھ سے دیکھے پر مسلکِ امیر ثانی کی نسبت شہادت نہیں جس سے اسے الزام کی زد میں شمار اور اوروں کے برکنار ہونے کی طرف راہ نکالی جائے نہیں بلکہ وہ صاف تصریح کر رہا ہے کہ وہ محی الدین کا جواب ہے اور اس استفتاء پر ہے جس میں خبثاء دیابنہ کی عبارتوں کو پیش کر کے ان خبثاء کے متعلق سربرآوردۂ خانقاہِ پھلواری کا مسلک دریافت کیا گیا تھا پھر وہ اسے مضبوط کہتا، مستحکم

کہتا، مدلّل بتاتا ہے۔ اس کی عام تشہیر ہوتی ہے۔ دسیوں اہالیانِ خانقاہ اور سیکڑوں مریدین متوسّلین کے ہاتھوں میں کتاب پہونچتی ہے کوئی ایک حرف بھی اس کے خلاف نہیں لکھتا اور کیونکر لکھتا کہ سب کا آنکھوں دیکھا اور کانوں سُنا تھا۔ مرتدین دیابنہ کا فرانِ جمیعۃ العلماء پس روانِ مشرک سے اختلاط ان کی رکنیتوں، تعاونوں، شرکتوں اور عمل و دخلِ تام سے امارتِ شرّیہ کا پھلواری میں انعقاد اور ان تمام گمراہان گمراہ گر و مرتدّین مرتد گر سب کو حقوقِ اسلام دینا سب سے مراعاتِ اخوت برتنا۔ لہذا یہ مسلکِ عدم تکفیر کوئی نئی بات خلاف واقعہ نہ تھی ورنہ پھلواری خانقاہ وہ ہے کہ تصنیفِ سوانح امان سے قبل سائل نے جب یہ لکھ کر بھیجا کہ ایک گاؤں[1] کے متعلقین کا ایک فرد[2] کہتا ہے کہ امان اللہ صاحب دیوبندیوں کی تکفیر کے قائل تھے اس پر پھلواری خانقاہ خاموش نہ رہی بلکہ اس کے ردّ و انکار میں کمر کس لی اور خانقاہی دار الافتاء نے بڑے شدّ و مدّ کے ساتھ لکھا

> "دیوبندیوں کی تکفیر کے مسئلہ میں ہمارے حضرت کا ہمیشہ ایک خیال رہا ہے اور وہ عدمِ تکفیر ہے۔ حضرت ان کو مسلمان سمجھتے تھے مکّہ معظمہ و مدینہ منوّرہ میں نجدی امام کے پیچھے نمازیں ادا فرمائیں .... مولوی عبدالرشید کا حضرت کی طرف انتساب حضرت پر افترا ہے وہ صریح کذب بیانی سے کام لے رہے ہیں وہ اپنے طور پر دیوبندیوں کو جو جی چاہے کہیں حضرت کی ذات کو اس میں کیوں ملوّث کر رہے ہیں۔ ملخصاً

(یہ جواب ملخصاً خانقاہ پھلواری اپنے آئینہ میں، ماہنامہ سنّی دنیا بریلی شریف جنوری ۱۹۹۰ء ص ۳۳ میں چھپ کر مشتہر ہو چکا)

[1] راج نگر ضلع مدھوبنی بہار

[2] پتہ لگایا گیا تو وہ فرد فرضی نکلا۔ ضلع مدھوبنی بہار کے راج نگر گاؤں میں مولوی عبدالرشید نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ (سوانح امان ص ۱۶۱)

الحاصل امان اللہ صاحب کا ایسا قریبی کہ رشتہ میں عم زاد و بہنوئی اور ایسا معتمد خاص کہ ان کے بیرونی امور بیعت کا مجاز و معاون کار، وہ اپنے ذاتی خیالات میں نہیں بلکہ امان اللہ صاحب سمیت پوری خانقاہ و منسلکانِ خانقاہ کے مقتدا و پیشوا کے خیالات و سانحات میں کتاب لکھے اس میں اس مقتدا و پیشوا کا عقیدہ و مسلک خود اس کی منجملہ تحریروں سے نقل کرے پھلواری خانقاہ کا کوئی ادنیٰ تعارف رکھنے والا بھی ہرگز نہ کہے گا کہ وہ عقیدہ و مسلک تنہا مؤلّفِ حیات کا ہے اور اس نے اوروں کے سر تھوپا ہے بلکہ یہی صحیح و معقول و مطابقِ واقعہ، اور احوالِ خانقاہ کے مساعد کہ شاہ محی الدین کا وہ جواب، مجاز امان کا تنہا اپنا نظریہ نہیں بلکہ بشمول امان اللہ صاحب پوری خانقاہ کا وہی عقیدہ ہے۔

تقریر ثالث ۔ شہادت میں ولایت درکار، چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص۲۰۳ میں ہے الشہادۃ شرطها الولایۃ اور ص۲۹۶ میں ہدایہ اور بدائع سے ہے لاتقبل شہادۃ الذمی علی المسلم لانہ لاولایۃ لہ بالاضافۃ الیہ ..... لاشہادۃ للکافر علی المسلم اصلا ..... لاولایۃ لکافر علی المسلم لانہ لامیراث بینهما ولان الکافر لیس من اہل الولایۃ علی المسلم لان الشرع قطع ولایۃ الکافر علی المسلمین ـ قال اللہ تعالیٰ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا ...... وھولاء لیست لھم اصلیۃ ادنی الولایات وھی الشہادۃ ۔ نیز فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۱۰۱ میں فرمایا

"حلّت، حرمت، طہارت، نجاست احکام دینیہ ہیں ان میں کافر کی خبر محض نامعتبر ــــ"

پھر وہی آیت کہ بدائع میں کافر سے سلب ولایت کی سند میں گذری تلاوت فرمائی ۔ یہ صاف تصریحیں ہیں کہ شہادت کیلیے ولایت ضروری ہے بایں ہمہ بصورت تواتر خاص امور دینیہ میں خبر کفّار مقبول و معتبر

ہونے کی صریح تصریحیں فتاویٰ مبارکہ میں مذکور، چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صـ۵۴۷ میں ہے

اور اگر کثرت حدّ تواتر کو پہونچ جائے کہ عقل اتنے شخصوں کا غلط خبر پر اتفاق محال جانے تو ایسی خبر مسلم وکافر سب کی مقبول ہے ـــــــ

اور فتاویٰ رضویہ جلد دوم صـ۱۳۳ میں ہے

ہاں اگر اس قدر جماعت کثیرہ کی خبر ہو جن کا کذب پر اتفاق عقل تجویز نہ کرے تو بیشک علی الاطلاق حرمت قطعی کا حکم دیا جائے گا اور اس کے سوا کسی امر پر لحاظ نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ سب مخبر فسّاق وفجّار بلکہ مشرکین وکفار ہوں ـــــــ

اور اسی سے متّصل تواتر میں شرط اسلام نہ ہونے پر کتبِ اصول سے یہ نصّ موجود فان العدالۃ بل والاسلام ایضا لایشترط فی التواتر تو کیا وجہ ہے کہ کتبِ فقہ میں کافر سے سلبِ ولایت علی مسلم کی تصریحیں موجود، مسلم کے خلاف نفی قبولِ شہادت کافر پر تنصیصیں مذکور اور پھر کتبِ اصول میں یہ صاف موجود فان العدالۃ بل والاسلام ایضاً لایشترط فی التواتر اور کتبِ فتاویٰ میں حلّت، حرمت، طہارت، نجاست، رویت، صوم وافطار جیسے احکام دینیہ کی خبر متواتر کفّار ومشرکین پر بنا مذکور؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ تواتر اخبار میں ولایت درکار نہیں رہا اس مقام پر وہ مطلق تفرقہ بین الکافر الاصلی والمرتد پیش کرنا تو وہ ہمیں چنداں مُضر نہیں کہ ہم یہاں اطلاقِ دلائل سے مستند ومستدل اور ہمیں اطلاقِ دلائل کافی جو مدّعی تخصیص ہو بارِ ثبوت اس کے ذمہ[1] ـ اس تمہید کے بعد اصل مقصود یہ کہ امان اللہ صاحب

[1] ماخوذ از "نور اور سایہ" صـ۱۳۲، ناشر جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، فتاویٰ رضویہ جـ۱۴۴/۱۲۳

کی نسبت عدم تکفیر دیابنہ کا مسلک ضرور مشہور و متواتر، ان کی خانقاہ کے صغار و کبار و علماء و عوام مریدین متوسلین سب اس پر متفق اللسان اور اس پر مستزاد حیات محی الملۃ کی یکے از ذمہ داران خانقاہ پھلواری کے نام سے اشاعت جس میں صریح کفر والحاد اب کس احتمال محتمل عن دلیل کو گنجائش رہی ؟

گزشتہ تمہید بالا اور تفصیلات آئندہ کی طرف روئے سخن ہم نے اس لیے کیا کہ امان اللہ صاحب پھلواروی کی نسبت مسلک عدم تکفیر پر تواتر کو جو احکام نورانی میں مذکور ہوا محض مرتدین کا تواتر کہہ کر اس کے مقبول و معتبر عند الشرع ہونے پر کلام[1] کیا گیا ورنہ سب دیکھ رہے ہیں جان رہے ہیں کہ مولانا عبد الجبار[2] منظری شہادت دے رہے ہیں مولانا قمر الہدیٰ[3] قائل خود ہی شہادت دے رہے ہیں حضرت ازہری[4] میاں مفتی رفاقت حسین صاحب علیہ الرحمۃ سے بیان نقل

---

[1] حضرات علماء الجدیہ ناگپور نے ۲۸ ربیع النور ۱۴۱۷ھ کو امان اللہ پھلواروی کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ (دیکھیے سنی آواز ستمبر اکتوبر ۱۹۹۶ء)

[2] مطبوعہ اشتہار "تابش نور حق"

[3] خانقاہ پھلواری اپنے آئینہ میں و تابش نور حق "

[4] فتوائے تازہ الجدیہ ناگپور بر تکفیر امان اللہ۔

کررہے ہیں ۔ صدر مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور علامہ شریف الحق صاحب[۵۵] خبر متواتر سے ثابت بالیقین بتارہے ہیں کہ اماں اللہ جانتے ہوئے دیوبندیوں کی کفری عبارتوں پر مطلع ہوتے ہوئے عدم تکفیر کا مسلک رکھتا تھا غرضیکہ کیا موافق کیا مخالف، جسے دیکھو یہی بیان کررہا ہے ۔ اور تواتر کسے کہتے ہیں ؟ یہ تواتر نہیں تو اور کیا تواتر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں ؟ اور خود احکام نورانی میں پھلواری کے صغار و کبار، علماء و عوام اور اشاعت حیات محی الملۃ کے ذکر کے بعد اہلسنّت کی جانب سے ردّ کا ذکر ہے مواخذات کا ذکر ہے ۔ دعوتِ مناظرہ کا ذکر ہے اہلسنّت کا وہ رد فرمانا تکفیریں کرنا مواخذات کرنا کیا معاذ اللہ یہ گمان ہے کہ بے ثبوت ہوا میں باتیں کرنا تھا ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ ارشاد اہل الرشاد الی باب مجالس المیلاد، میں فرمایا

امارتِ شرعی

"وہابی ۔ دیوبندی ۔ غیر مقلد ۔ جمعیۃ العلمائی ۔ الیاسی ۔ مودودی ۔ امارتِ شرعی جب تک اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ سے توبہ صحیحہ شرعیہ کرکے سنّی مسلمان نہ ہو جائے اس وقت تک وہ میلاد شریف کرے یا نہ کرے قیام تعظیمی دست بستہ بجالائے یا اس سے محروم رہے صلوٰۃ وسلام پڑھے یا نہ پڑھے فاتحہ و نذر و نیاز کو جائز مانے یا نہ مانے فاتحہ و نذر و نیاز کا کھانا کھائے یا نہ کھائے ہر صورت ہر حال میں بحکم شریعت مطہرہ کافر ہے مرتد ہے ملحد ہے زندیق ہے اور معاذ اللہ بے توبہ مر گیا تو ہمیشہ کے لیے مستحق عذاب الحریق ہے بحکم شریعت مطہرہ سنّی مسلمانوں پر ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول کھانا پینا بیاہ شادی رشتہ ناتہ حرام ان کی اقتدا میں نماز حرام بلکہ ان کے عقائدِ کفریہ پر اطلاع کے بعد سوتو مبطل اسلام وہ راستے گلی میں مل جائیں تو ان کو سلام کرنا حرام وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے کیلئے جانا حرام وہ مر جائیں تو ان کے جنازے پر حاضر ہونا حرام انکی نماز جنازہ پڑھنا حرام ان کو چندہ دینا حرام ان کا ذبیحہ کھانا حرام ان کے جلسے میں جانا حرام ان کی تقریر سننا حرام عوام کو ان کی تحریر دیکھنا حرام ان کی موت و زندگی میں ان پر مرتدین کے جملہ احکام والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ " صفحہ ۷۹، ۸۰

[۵۵] "خانقاہ پھلواری اپنے آئینہ میں" اور "تابشِ نورِ حق ۔"

تواتر کفار و مرتدین کو ان کے اپنے سربرآوردگان گروہ کی نسبت مردود و باطل ٹھہرانا سدِ بابِ ہدایت و فتح بابِ ضلالت ہے ۔ گمراہانِ گمراہ گر و مرتدانِ لِسام اپنے حامی اتباع واذناب کے جھرمٹ میں رہتے اور تحریراً و تقریراً اپنے ناپاک کفریات کی اشاعت کرتے ہیں اور بمصداق واذا لقوا الّذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءُون (یعنی منافقین جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہیں) براہِ عیّاری و مکّاری مسلمانوں کے سامنے اپنے کفریات سے دوختہ دہاں رہتے ہیں ایسی صورت میں ان کے خلاف خبر و شہادت معتبر مسلمین کیونکر میسّر ہو ۔ اب ان کے اتباع واذناب کی خبروں کو محض ساقط الاعتبار و مردود و باطل ٹھہرائیے تو سدِّ بابِ فتنہ وحفظِ دین عوام اہل السّنۃ کیونکر ہو ؟

لاجرم ایسی خبروں پر جن سے معاملہ مشہور و معروف وطشت از بام ہو بناءِ احکام کی نظیریں کثیر و وافر ہیں ۔ چنانچہ تجانب اہل السّنۃ ص۱۹۳ میں "گیتا" کے مشملات سے جس کے تصنیف کرشن ہونے پر سوائے تواتر ہنود ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ۔ فرمایا

"کرشن کی گیتا میں اس کے صریح کفریات موجود ہیں جنہیں دیکھ کر اس کا کافر و مشرک ہونا آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت ہو جاتا ہے اکثر مقامات پر دعویٰ خدائی بت پرستی کی تعلیم ، تناسخ کا اعتقاد وغیرہ صریح کفریاتِ ملعونہ بھرے ہیں ۔"

پھر امام ربّانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے نقل فرمایا ۔

الٰہٖ ہنود خلق را بعبادتِ خود تلقین کردہ اند وخود را الٰہ دانستہ ہرچند
بہ پروردگار قائل اند اما او را درخود حلول واتحاد اثبات کردہ اند وازیں جہت
خلق را بعبادتِ خود می خوانند وخود را الٰہ گویا بمزہ اند ودرمحرمات بے تحاشی افتادہ
بزعم آں کہ الٰہ از ہیچ چیز ممنوع نیست در خلق خود ہر تصرفے کہ خواہد بکند اقسام ایں
تخیلات فاسدہ بسیار دارند ضلوا فاضلوا۔ یعنی ہندؤں کے ان دیوتاؤں
نے مخلوقات کو خود اپنی عبادت کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اپنے آپ کو
انھوں نے معبود سمجھا ہے اگرچہ پروردگار کے قائل ہیں لیکن انھوں نے اپنی ذات
میں اس کا حلول واتحاد ثابت کیا ہے اور اسی وجہ سے وہ مخلوقات کو اپنی
عبادت کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو انھوں نے معبود کہلوایا ہے اور
حرام کاریوں میں بے تحاشا مبتلا ہوتے ہیں اس گمان پر کہ معبود کو کوئی چیز
ناجائز نہیں ہے اپنی مخلوقات میں جو تصرف چاہے کرے اس قسم کے فاسد
تخیلات بہت رکھتے ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی انھوں نے گمراہ کیا۔"

مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۱۶۷ ص ۱۷۱

اور دوامغ الحمیر ص ۲۱ میں فرمایا "گوتم کافر" نیز خود فتاوائے امام اہلسنّت
قدس سرہٗ میں ہے "کرشن کافر" جلد دہم نصفِ آخر ص ۲۳۲۔
اب ان مرتدان لئام اور کافران کلمہ اسلام بحکم فقہائے اعلام کے متعلق جو باوصف
کفروارتداد وضلال ادّعائے اسلام رکھتے ہیں مثالیں دیکھیے۔ تبلیغی جماعت کے

فتنہ سے عوام مسلمین کا دین بچانے کے لیے حضرت مولانا مولوی مفتی محمد رضوان الرحمن صاحب علیہ الرحمہ مفتی مالوہ اندور نے رسالہ جراثیم الوھابیہ فی الجماعۃ التبلیغیہ سنہ ۱۹۵۴ء میں تصنیف فرمایا اس میں بانی تبلیغی جماعت الیاس کاندھلوی کی وہابیت ثابت کرنے میں کہیں بھی کسی سنی کی خبر و شہادت پیش نہیں کی بلکہ صفحہ ۱۲ پر یہ عنوان قائم کیا ,, مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت وہابی تھے ،، پھر اس کے تحت فرماتے ہیں

,, یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت وہابی علماء کی صحبت میں رہے ...... ان کے اثرات قبول کیے مکمل دس سال وہابیوں کے ساتھ زندگی بسر کیے اور اسی زمانے میں وہابیہ کے سرگروہ رشید احمد گنگوہی کے مرید ہوئے پھر رشید احمد کے انتقال کے بعد خلیل انبیٹھی سے بیعت کی ..... آخر عمر تک وہابیوں سے تعلقات قائم رکھے حتیٰ کہ علماء وہابیہ مولوی الیاس کے جسم و جان میں بس گیے ——

پھر فرمایا

اب ہم حقائق مذکورہ بالا کے ثبوت میں مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت کے مبلغ ابوالحسن ندوی کی کتاب ,, مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ،، پیش کرتے ہیں ۔ ——

پھر اسی کے تحت اسی کتاب کے ص۴۶ کی یہ عبارت نقل کی ۔

,, گنگوہی بالعموم بچوں اور طالب علموں کو بیعت نہیں کرتے تھے فراغت اور تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی مگر مولوی الیاس کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی خواہش

اور درخواست پر بیعت کرلیا ــــــــــــــــ"

اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں

اس عبارت میں مولوی الیاس کو مولوی رشید احمد گنگوہی امام الوہابیہ کا مرید بنا کر مولوی الیاس کی وہابیت پر مہر ثبت کردی ــــــــــــ

اسی طرح کی اور عبارات اس کتاب سے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں

مسلمانو! غور کرو اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو کہ مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت جنکے متعلق جب تبلیغی جماعت کے ایک معتبر مبلغ کے قلم سے یہ ثابت ہوگیا کہ موصوف وہابیہ کی صحبت میں رہے وہیں بڑھے پلے انہیں کے یہاں پڑھے لکھے انہیں کے مدارس میں مدرس رہے اور انہیں سے اکتساب کیا وہی وہابیہ مولوی الیاس کے جسم وجان میں بسے رہے ان سے ہی سلسلۂ بیعت وارادت قائم کیا، کیا ایسے شخص کی وہابیت میں کسی شک وشبہہ کی گنجائش ہے۔ ہر ذی عقل یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ ایسا شخص یقیناً وہابی ہے"

یہاں وہ باطل وہم نہ پیش کیا جائے کہ یہ سب توبیخ وترہیب یا تفہیم کے لیے ہے کہ مفتی مالوہ یہاں شک وشبہہ کی گنجائش کی صاف نفی کرتے اور فرماتے ہیں ہر ذی عقل یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ ایسا شخص یقیناً وہابی ہے۔ کیا مذکورہ باطل وہم والے یہ کہیں گے کہ عقل کا وہ فیصلہ طریقہ مردود عند الشّرع سے ہے؟ حاشا وکلّا وہ عقل، عقلِ صحیح ہے اور اس کا وہ فیصلہ مقبول عند الشّرع ہے۔ کیونکہ ان گمراہوں کا وجود ان کے اتباع واذناب سے سن کر ماننے میں جب کچھ ہچکچاہٹ نہیں تو ان گمراہوں کے احوال گمراہی کی نسبت

ان کے اتباع واذناب کی متفق اللسان خبروں پر شک وارتیاب بے معنیٰ ہے تو اثر
بہ وجود اور تواتر متعلق بہ احوال میں تفرقہ تحکم ہے ۔ تجانب اہل سنت میں مرتد حسن نظ
پر معارضہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ہندؤں کی جن روایتوں سے کرشن کا وجود ثابت ہوتا ہے انھیں روایتوں سے اس کے یہ واقعات (فسق وفجور) بھی ثابت ہیں تو جب وہ روایتیں اس کے ان واقعات کے متعلق حسن نظامی نے جھوٹی قرار دیدیں اور انہیں روایتوں پر اس کے وجود کا ثبوت بھی موقوف ہے تو اس کا وجود ہی باطل ہوگیا ص۱۷۵

نیز خود فتاوائے امام میں یہ کلمات موجود

پھر کیا معنیٰ کہ وجود کے لیے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لیے مردود مانا جائے
فتاوی رضویہ جلد ششم ص۱۴۲

بنابریں گنگوہی کے مرنے کے بعد اذناب نے جب فتوائے گنگوہی کی اس کی طرف نسبت
انکار کا غل مچایا تو یہی فرمایا گیا

اس سے تو یہی آسان تھا کہ کہدیتے گنگوہی صاحب تھے ہی نہیں لوگوں نے انیاب اغوال کی طرح ناحق کا ایک ہیولیٰ بنا رکھا ہے ۔ الاستمداد ص۱۵۸

یہی وجہ ہے کہ امام اہلسنت قدس سرہ نے موافقین اسماعیل کے نزدیک بھی کلمات اسماع
اس کی طرف نسبت کو متواتر کہا کہ فرمایا

"کلمات اسماعیل کہ موافق ومخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں ،، فتاوی رضویہ جلد ششم ص۳۱۰

اور یہاں یہ احتمال بھی نہیں کہ وہ صوری پر محمول ہو کیونکہ خاص بحث ثبوت نسبت کی ہے جہاں صوری کار آمد نہیں بلکہ حقیقی درکار کہ وہی بنائے احکام کا مدار۔

تقریر رابع ۔ فتاوی رضویہ جلد نہم صـــ۲۱۴ میں ہے

"اور حق یہ ہے کہ ہمارے زمانے کے یہ رافضی قطعاً یقیناً بالاجماع کافر مرتد ہیں کہ ان کا منکر ضروریات دین ہونا تحریرات مطبوعہ مجتہد لکھنؤ وغیرہا سے ثابت وقد فصلنا ذٰلك فی بعض فتاوینا ولن تجد احدا منهم الا وهو يقول بنقصان القرآن العظيم الموجود بايدى المسلمين اليوم عن القدر المنزل على رسول الله صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقد افصح بذٰلك كبارهم وصغارهم وعلماءهم وجهالهم تحريراً او تقريراً وكذلك بتفضيل سيدنا علی المرتضی وسائر الائمة الاطهار كرم الله تعالٰی وجوههم على جميع الانبياء السابقين صلوٰة الله وسلامه عليهم اجمعين فلا يجوز لمسلم ان يرتاب فی كفر هٰؤلاء الانجاس الارجاس والعياذ بالله تعالٰی من شر كل وسواس خناس"

یہاں امام اہلسنت قدس سرہ نے روافض تبرائیان زمانہ پر علی العموم جزماً قطعاً یقیناً کافر مرتد ہونے کا حکم دیا نہ اس لیے کہ ہر رافضی نے امام کے سامنے انکار ضروریات دین کا اعتراف و اقرار کیا ہو یا فرداً فرداً ہر رافضی کی نسبت اس اعتراف و اقرار کی خبر معتبر شرعی امام تک پہونچی ہو یا ہر فرد روافض کی کوئی تحریر مشتمل بر انکار ضروریات دین

امام نے دیکھی ہو بلکہ امام کا یہ حکم کہ "وہ ہمارے زمانے کے یہ رافضی قطعاً یقیناً بالاج
کافر مرتد ہیں"، اس لیے ہے کہ روافض کا انکار ضروریات دین طشت از بام تھا
جیسا کہ خود امام نے فرمایا کہ "ان کا منکر ضروریات دین ہونا تحریرات مطبوع
مجتہد لکھنؤ وغیرہا سے ثابت ہے" اور اس کے دو سطر بعد فرمایا وقد ا ف
بذلك صغارهم وكبارهم وعلماءهم وجهالهم تحريراً وتق
یعنی روافض کے چھوٹے بڑے عالم جاہل تحریر میں یا تقریر میں انکار ضروریا
صاف چلا رہے ہیں - نیز یہی وجہ ہے کہ رسالہ رد الرفضہ مندرجہ جل
میں ہر فرد روافض کی طرف کفر صریح کا بالتصریح انتساب کیا اور فرمایا

> "بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل چھوٹے
> بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں کفر اول۔ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے
> ہیں (ص۳۹۹) . . . . کفر دوم۔ ان کا ہر متنفس سیدنا
> امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ
> علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات
> سے افضل بتاتا ہے (ص۴۰۰) ________ "

پھر آخر رسالہ میں یہ حکم ارشاد فرمایا کہ

> "بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ
> علی العموم کفار مرتدین ہیں ص۴۰۲ ________"

حتیٰ کہ فتوائے اولیٰ مذکورہ کے آخر میں ارشاد فرمایا

فلا یجوز لمسلم ان یرتاب فی کفر ھولاء الانجاس الارجاس ص۲۱۴/۹۶

یعنی ان گندوں از سرتاپا نجاست میں ڈوبوں کے کافر ہونے میں کوئی مسلمان شک نہیں کرسکتا۔

اسی طشتِ ازبام ہونے کا ثمرہ ہے کہ کسی فرد رافضیان تبرائیانِ زماں کے متعلق تلوث رجس مذکور کے برخلاف احتمال مسموع نہیں بلکہ باطل ومردود ہے۔ جیساکہ عبارتِ مذکورہ اس پر ناطق ہے۔ رہا فتاوائے امام میں بعض مقامات پر اشخاص فرقِ باطلہ کے لیے احکام کفر وضلال کی تفصیل تو وہ ان فرقوں کے بدعت وضلالت میں تنوع کے پیشِ نظر ہے جیساکہ کبرائے وہابیہ میں جب بعض منکرانِ ضروریاتِ دین تھے تو وہابیہ کے ساتھ نکاح کے باب میں جواب میں تفصیل فرمائی کہ

وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائد کفریہ قطعیہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن عظیم میں نقص ودخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے صرف ہے . . . . اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلھم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام دپیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے . . . . اور اگر اس سے بھی خالی ہے

ایسے عقائد والوں کو اگرچہ اس کے پیشوایانِ طائفہ ہوں صاف صاف
کافر مانتا ہے (اگرچہ بدمذہبوں سے اس کی توقع بہت ہی ضعیف ہے
اور تجربہ اس کے خلاف پر شاہد قوی ہے) تو اب تیسرا درجہ کفریات
لزومیہ کا آئے گا۔ جلد پنجم ص۲۵۷

لیکن جو فرقہ مشہورہ معروفہ بہ انکار ضروریاتِ دین ہو اس کے افراد پر حکم میں تفص
نہیں بلکہ وہی عام حکم طائفہ اس کے ہر فرد کو شامل۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد د
نصف آخر ص۱۳۵ میں سوال میں ہے

"شہر چھپرہ میں بہت لوگ مولوی وارث حسن بنارسی کے مرید ہیں اور خود وہ مولوی
رشید احمد گنگوھی کے مرید و خلیفہ ہیں جو اپنا سلسلہ مولانا امداد اللہ مہاجر مکی کے ساتھ در
کرتے و صادق بتاتے اور مولوی اشرفعلی دیوبندی جو نحو منھم ہیں ان کی تصانیف
و شیوع میں لاتے ..... یہ بات معلوم ہوئی کہ کوئی کتاب حسام الحرمین ہے جس میں
مولوی رشید احمد گنگوھی کی ارتداد بیعت از جانب مولانا امداد اللہ مہاجر مکی بمہر و سند در
ہے آپ جناب اقدس نے اسے چھپوا دیا ہے۔"

جواب میں امام اہلسنّت قدس سرّہ نے فرمایا

حضرات علماء کرام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً نے بالاتفاق رشید احمد
گنگوھی و اشرفعلی تھانوی و احزابہما کی نسبت نام بنام فتوائے کفر و ارتداد
دیا ہے اور صاف ارشاد فرمایا ہے من شك فی عذابه و کفره فقد کفر

یہاں سے ان کی بیعت کی حالت بھی ظاہر کہ مرتد ہوکر بیعت کیونکر قائم رہ سکتی ہے

صـ۱۳۶

اور جلد ششم کے صـ۹۰ میں فرمایا

"طوائف مذکورین وہابیہ نیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین و دیوبندیہ و چکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے جیسے ع۲ دالا دہلوی مگر اب اتباع و اذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو ان کے اقوالِ ملعونہ پر مطلع ہوکر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

لاجرم امام اہلسنّت قدس سرہ نے فرمایا

جو شخص پڑھا لکھا ہوکر مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے

فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ۱۱

اور "مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری" صـ۳ میں حضرت تاج العلماء سیّد محمد میاں قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان نے مسٹر جینا کے مذہب و عقیدہ کے سوال پر صراحۃً اس کی طرف مذہباً رافضی ہونے کا انتساب فرمایا اور ثبوت میں حاشیہ پر اخبار "الامان دہلی ۱۳ رمئی ۱۹۳۹ء

میں سر محمد یعقوب کے بیان کا حوالہ دیا۔ نیز تھانوی کے مرید اور محمود حس
دیوبندی کے شاگرد مظہر الدین شیر کوٹی کو کفر التزامی یقینی کے دائرے
میں داخل گردانا اور تھانوی و دیوبندی کی عبارات کفر وار
پر عدم اطلاع کے احتمال کو قطعاً قابل التفات نہ جانا۔ فرمایا

کبرائے وہابیہ سے یہ دلی گہری عقیدت وارادت کا اقرار اور ان کو نہ صرف مسلمان دیندار بلکہ بہت بڑا ولی اور پیشوا و مقتدائے مسلمین اور چنیں چناں محترم و معظم دینی جاننے کا اظہار جو مظہر الدین نے کیا اور ہم نے یہاں پیش کیا مظہر الدین کو بھی اپنے ان کبرا کے کفر التزامی یقینی کے شرعی حکم محکم کے دائرہ میں لاتا ہے۔

(مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری صہ)

نیز کتاب مستطاب دافع شک و ارتیاب "تجانب اہل سنت" میں فرمایا۔

"مسٹر جینا جس کو لیگ اپنا قائد اعظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے وہ مذہباً اثنا عشری رافضی خوجہ ہے۔" صہ ۱۶۱

پھر جینا کے اثنا عشری رافضی خوجہ ہونے کے بارے میں لیگی اخبار الامان

دہلی ۱۲ مئی ۱۹۳۹ء میں چھپے۔ سر محمد یعقوب خاں کے بیان کا حوالہ دیا پھر جینا کا حکم بیان فرمایا

"بحکم شریعت مسٹر جینا کے کافر مرتد ہونے کے لیے اس کا اثنا عشری رافضی ہونا ہی بس ہے کہ جب وہ اثنا عشری رافضی ہے تو ائمہ اہل بیت کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل اور قرآن کو ناقص ماننا اس کے مذہبی عقیدوں میں داخل ہوا

ص ۱۶۱

پھر جینا کے ساتھ شیطانی عقیدت یا سرکش نفسانی علت کی پیداوار وسوسہ احتمال خلاف کو یوں ریزہ ریزہ کیا کہ

اگر کوئی لیگی مسلمانوں کو یوں دھوکے دے کہ مسٹر جینا کے وہ عقیدے نہیں جو اثنا عشری رافضیوں کے مجتہدتے اپنے ناپاک فتوؤں میں لکھے ہیں تو جب تک خود مسٹر جینا کے دستخط سے یہ مضمون شائع نہ ہو کہ اس کے وہ عقیدے نہیں اور وہ ان مجتہدوں اور ان کے ہم عقیدہ تمام اثنا عشری روافض کو بحکم شریعت کافر مرتد جانتا اور مانتا ہے اس وقت تک لیگیوں کا یہ فریب محض مدعی سست گواہ چست کا نمونہ اور شرعاً باطل ومردود ہوگا۔،، ص ۱۶۱، ۱۶۲

خانقاہ پھلواری کسی ایک فرد کا نام نہیں بلکہ ایک جماعت ایک گروہ ہے اسی خانقاہ میں وہ امارت شرعی ہے جس کے امیر ثالث مولوی قمر الدین صاحب رہے جو امان اللہ صاحب کے چچا و استاذ اور بقول آثار پھلواری امیر ثانی محی الدین صاحب

پھلواروی کے انتقال کے بعد جب امان اللہ صاحب ان کے جانشین بنے تو امان اللہ صاحب کو تکمیل باطن کرانے والے رہے اور انہیں کی زندگی میں ۱۳۷۴ھ میں ارشاد اہل الرشاد میں شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے امارت شرعی پر اس کے عقیدۂ کفریہ قطعیہ یقینیہ کے سبب کفر بالجزم کا حکم لگایا اور اسی سے قبل کے زمانے میں اسی خانقاہ کے دار الاشاعت سے حیات محی الملۃ شائع ہوئی جس میں یہ کفر صریح موجود ہے

> "ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا جماعت دیوبندیہ تاویلات پیش کر رہی ہے ہیں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کر سکتا (وغیرہ)

اور اس خانقاہ کے چھوٹے بڑے عالم جاہل معتقد متعلق سب مسلک عدم تکفیر دیابنہ پر متفق اللسان اور یہ نہ صرف آج بلکہ امان اللہ صاحب کے حین حیات ہی سے اس کا اعلان اس تحریر مطبوع خانقاہ و بیان متفق اللسان متعلقان خانقاہ سے اس خانقاہ کا عقیدۂ کفر صریح یعنی عدم تکفیر صاحبان حفظ الایمان و براھین و تحذیر روشن و آشکار و طشت از بام اور ارشاد اہل الرشاد اور بذرقۂ ھادی عالم میں ان کی صریح تکفیریں موجود و مشتہر اور اس پر بھی خانقاہ کی بشمول سر برآوردگان خانقاہ (امان صاحب اور ان کے چچا و استاذ و امیر ثالث امارت شرعی مولوی قمر الدین صاحب وغیرہ) وہی خاموشی وہی سکوت، بلکہ وہی اقرار وہی اعلان

بلکہ اس پر مستزاد دعویٰ علم وبصیرت واجتہاد، تو اب احتمال خلاف کی کیا سبیل رہی
بنابریں احکام نورانی میں مذکور ہوا

الحاصل پُر ظاہر دربارۂ کاف لسان مشہور جناب امان اللہ صاحب نہ اس احتمال کی مجال نہ اس وقت ان کے داخل من شک ہونے میں کوئی مقال ____

اور لمعاتِ نورانی کے کلمات رُشد میں مذکور ہوا

"ہاں یہ قرآن عظیم ہے جس نے گستاخی کرنے والوں کے عذر کا دربار جلایا — ارشاد فرمایا لا تعتذروا عذر نہ کرو بہانے نہ بناؤ تم ایمان لاکر یقیناً کافر ہوگئے۔ تو جو اہلِ پھلواری قرآن کے اس ارشاد کی مخالفت کرتے اور وہابیوں دیوبندیوں کی جھوٹی تاویلوں پر کان دھرتے اور قبول کرتے ہیں اور تاویل کے بہانے ان کی حمایت کرتے اور انہیں مسلمان منوانے کے درپے ہیں تو بیشک یہ بھی انھیں میں سے ہیں انہیں کی طرح کافر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم (پ۶ ع۱۲ المائدۃ) اور تم میں جو کوئی ان کا حامی ہو وہ انہیں میں سے ہے ____

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّاٰخِراً وَّبَاطِناً وَّظَاہِراً وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ مُحَمَّدِ الْحَبِیْبِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وِرْداً وَّصَدْراً وَّسِرّاً وَّجَھْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰

- اسرار احمد نوری -
مدرسہ نوریہ دولت گنج چھپرہ۔ بہار

۹۲/۷۸۶

تصدیقِ انیق حامیِ اسلام و سُنّیت ماحی بدعت ، قاطعِ دینِ پھلواریت ، حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی ، بر ضمیمہ احکامِ نورانی ــــ

ضمیمہ احکام نورانی کو از اول تا آخر دیکھا۔ مؤلفِ علام نے اس کو نہایت تحقیق و صحت سے لکھا۔ دلائلِ عقلیہ و نقلیہ سے اس کو آئینۂ حق نما بنایا۔ صیقل براھین قطعیہ سے زنگ تعصب کو مٹایا۔ حق سبحانہ تعالٰے اس کے مؤلف علام ، فطین فہام عالم عامل ، فاضل کامل مولینا مولوی اسرار احمد صاحب قبلہ سلمہ اللہ الھادی کو جزائے خیر عطا فرمائے ، اور آفات دارین سے بچائے۔

فقیر کوثر حسن قادری رضوی غفرلہٗ

۱۲ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ ـ ۱۸ جون ۱۹۹۷ء

تصدیقات علمائے اہلسنّت

بریلی شریف و براؤں شریف و نیپال

(۱) ماقال مولانا المفتی محمّد کوثر حسن السنی الحنفی القادری الرضوی ہو حق صحیح والعمل علیہ واجب و امان المجیبی الفلواروی کفرہ ثابت لاشک فی کفرہ وعذابہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب جیش محمّد صدیقی برکاتی ۵ رصفر المظفر سنہ ۱۴۱۶ھ سہ شنبہ (شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیۃ راج نیپال جنک پور دھام)

۸۶/۹۲ عظیم المرتبت رفیع الدرجت قاطع دین پھلوارویت شیدائے مسلک اعلیحضرت مجدد دین وملت صوفی دوراں محقق زماں قدوۃ ہمعصراں حفظ وسلمہ الرحمٰن فی کل آن وحال وشان۔ السلام علیکم ورحمۃ المولیٰ تعالےٰ وبرکاتہ بخیر وطالب خیر۔

آپ کا والا نامہ تشریف لایا۔ خوشی ومسرت کا باعث بنا۔ ضمیمہ دیکھ کر انتہائی شادمانی ہوئی۔ دل سے دعا نکلی کہ خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ وطفیل دائما مامون ومحفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین اور آپ کے جواہر پاروں سے ہر انصاف پسند فیض پائے اور جہالت وضلالت والے ہدایت۔ آمین۔ آپ نے قوم کو گمرہی سے بچانے کیلئے انوار کے بلند منارے پیش فرمائے ہیں گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟ میں آپ کی ہر دینی رائے اور حکمت وموعظت سے من کل الوجوہ متفق ہوں۔ والسلام مع الاحترام طالب دعا جیش محمّد صدیقی برکاتی ۱۳/ ۱۴۱۶ھ

(۲)
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین

وبعد! رسالہ مبارکہ احکام نورانی برامان وامانی اور اس کے ضمیمہ کو از اوّل تا آخر دیکھا۔ بفضلہ تعالےٰ اس کے سبھی مباحث ودلائل اور احکام ومسائل حق وصحیح اور سبھی منقولات بحمدہ تعالےٰ مطابق اصل ہیں۔ انہیں بنظر انصاف دیکھنے والا کوئی بھی عالم یا عاقل امان اللہ پھلواروی اور اس کے احزاب و اذناب کے کفر وعذاب میں ہرگز ہرگز شک وارتیاب میں نہیں رہ جائیگا۔ اور اگر دل میں الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی رمق بھی ہے تو ایسوں سے سارے تعلقات ختم کرکے تنکا توڑ الگ ہو جائیگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ کتبہ العبد محمّد قدرۃ اللہ الرضوی غفرلہ خادم الافتاء والتدریس بدار العلوم فیض الرسول براؤں

الشریفة من مضافات سدادة نغر نزیل الحال بدارالعلوم النوریة دولت گنج جبرہ (سارن) ۲۰ من شہر شوال المکرم ۱۴۱۷ھ من الھجرۃ النبویة علی صاحبہا الصلاۃ والتحیة ۔ (۳) مفتی کوثر حسن صاحب کے فتویٰ کے متعلق جو حکم حضرت مفتی قدرت اللہ صاحب نے فرمایا ہے وہ حق اور صحیح ہے ۔ خواجہ مظفر حسین رضوی شیخ المعقولات مصنف کتاب "ٹی، وی کی تحقیق" (۴) الجواب صحیح محمد مختار احمد علوی ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ (۵) ۸۶/۹۲ رسالہ مبارکہ "احکام نو اپنی بر امان وامانی" میں امان اللہ پھلواروی اور اس کے حامیین پر مفتی مولینا کوثر حسن صاحب زید مجدہ نے جو حکم لگایا ہے وہ صحیح ہے فقط شہاب الدین احمد نوری خادم التدریس والافتاء دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء (۶) الجواب صحیح محمد محسن چشتی یار علوی ۲۲ محرم ۱۴۱۸ھ (۷) الجواب حق وصحیح محمد جمیل احمد یار علوی غفرلہ ۲۲ محرم ۱۴۱۸ھ (۸) الجواب صحیح جمال احمد خاں رضوی ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ (۹) الجواب صحیح فقیر محمد جمال رضا قادری نوری غفرلہ نواسہ تاجدار اہلسنت سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان بریلی شریف ۲۱ جمادی الآخرہ ۱۴۱۷ھ

تصدیقات علمائے اہلسنت

گونڈہ و بارہ بنکی و بہار

(۱۰) باسمہ تعالیٰ - اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجعلنا منھم اللھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور تنقیص شان سب وشتم اخبث ترین کفر وارتداد ہے کما فی الشفاء القاضی امام العیاض علیہ الرحمۃ اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والمنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ ومن شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ملا ۳۲ بحوالہ فتاوی رضویہ

یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب وہ بھی کافر ہے ۔ چونکہ علمائے دیوبند کی کتابوں سے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں صراحۃً بداہۃً حقیقۃً ثابت ہے اس لیے علمائے دیوبند کے کفر وارتداد پر

سنہ ۱۳۲۴ھ میں اخیار امت کا اجماع ہو چکا ہے جیسا کہ حسام الحرمین شریفین سے ظاہر ہے اور آشکارا ہے من شاء فلیطالع۔ چنانچہ فقہائے عرب وعجم علمائے حل وحرم نے باتفاق ان صنادید دیابنہ کو ایسا کافر ومرتد گردانا کہ جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ وہابی غیر مقلدین کا سرخیل وامام تو کافر فقہی ہے البتہ وہابی مقلدین کے رؤسا وصنادید مثلاً قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرفعلی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی یہ سب گستاخ کافر کلامی ہیں جنھیں فقہا بھی کافر کہیں اور متکلمین محتاطین بھی، ان کبرائے وہابیہ نے کھلے بندوں ضروریاتِ دین کا انکار کر دیا ہے۔ اس لیے یہ اور ان کے اذناب ومتبعین سب کے سب کفّار ومرتدین ہیں۔ ان کے باطل عقیدے کو جو صحیح جانے صحیح مانے اور ان سے دلی دوستی رکھے یعنی ان کے کفری عقائد پر مطلع ہو کر ان سے محبت کرے انھیں کی طرح کافر ہے قال اللہ تعالیٰ من یتولھم منکم فانہ منھم تم میں جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انھیں میں سے ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ معھم ومن ھوی الکفرۃ فھو معھم جو کسی قوم سے محبت رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا اور جو کافروں کے ساتھ محبت کرے گا وہ انھیں کے ساتھ رہے گا۔

احکام نورانی اور لمعات نورانی دو کتابیں ہیں۔ فاضلِ جلیل مصنّفِ کتاب نے ان کتابوں میں خانقاہ مجیبیہ کے ان پیروں اور مریدوں کو شرعی عدالت کے کٹگھرے میں کھڑا کیا ہے جنھوں نے گستاخانِ رسول علمائے دیوبند اور ان کے متبعین کی تکفیر میں اجماع امت اور فتاویٰ حسام الحرمین کے خلاف راگ الاپا ہے

"کہ ہم لوگ نہ تو دیوبندی ہیں نہ بریلوی، ہم لوگ ہمیشہ سے دونوں جماعت کے علماء کا احترام کرتے ہیں"

واحسرتاہ امان اللہ کی اس تحریر کو پڑھیے اور سر دھنیے، من لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور جس سے اللہ پاک ہدایت کا نور چھین لے اس کے لیے روشنی نہیں۔ امان اللہ شاہ اور ان کے متبعین نے رحمٰن وشیطان دونوں کو راضی کرنے کی کوشش کی ہے۔ فرقۂ ناجیہ

اور نادریہ دونوں کے احترام کا دعویٰ کیا ہے کیا یہ سچ نہیں جو کفر کا حامی ہوتا ہے وہ کافر ہوتا ہے۔ اور رضا بالکفر کفر ہوتا ہے۔

امام احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی تربت پر اللہ پاک رحمتوں کا ساون برسائے کہ انھوں نے دیوبندیوں کے کفریات سے امت مسلمہ کو مطلع فرمایا اور احیائے دین کی خداداد طاقت سے ملت بیضا کی حنابندی فرمائی۔ فتنۂ ارتداد کا انسداد امام اہلسنت کا وہ کارنامہ ہے جس پر رہتی دنیا تک سلام بھیجا جاتا رہے گا۔

صوبۂ بہار کا خانقاہ مونگیریہ یا مجیبیہ جنھوں نے علمائے دیوبند کی کھلم کھلا حمایت کی احترام کیا اور سواد اعظم کو کچل کر منزلۃ بین المنزلتین کا راستہ اختیار کیا بلاشک و شبہہ یہ حد درجہ کی گمراہی ہے جب کہ علمائے دیوبند کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے۔ تو معاذ اللہ علمائے دیوبند کو عالم دین، یا پیرو سنت اور قابل احترام جاننا کس درجہ اخبث کفر ہوگا۔

اس دور انحطاط میں فاضل جلیل، عالم نبیل، محقق اور مدقق، مُجاہدِ فی الاسلام، مولینا محمد کوثر حسن کے قلم حقیقت رقم نے احکام نورانی اور لمعات نورانی میں شاہ امان اللہ اور امانی کے خلاف جو حدود و قصاص قائم کیے ہیں ان سے ہم سب کلی طور پر اتفاق کرتے ہیں اور اتفاق ہی نہیں ہمارا ایمان بھی اسی پر ہے کہ جو علمائے دیوبند کے کفریات پر مطلع ہوکر توقف و تردد و تشکک کرے وہ انھیں کی طرح کافر ہے۔

اللہ عزوجل سب خبثاء کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھ کھولے اور دوست و دشمن پہچاننے کی تمیز دے، مسلمان کرے مسلمان رکھے، مسلمان مارے مسلمان اٹھائے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ٥

ابوالجیلانی محمد حفیظ اللہ نعیمی غفرلہ القوی

استکتبہ

خادم دارالافتاء دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا، گونڈہ

یکم محرم الحرام ۱۴۱۷ھ

(۱۱) ۷۸۶/۹۲

اللہ ربّ محمّد صلّی علیہ وسلّما نحن عبید محمّد صلّی علیہ وسلّما
وعلی ذویہ وصحبہ ابد الدھور وکرما

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ حبیبہ الکریم ٥ امابعد فقیر نے حضرت مولینا مولوی مفتی کوثر حسن صاحب قادری رضوی سلمہ الرحمٰن حفظہ وحفظنا من جمیع الشرور والفتن والالام والاثام، کی کتاب "احکام نورانی برامان وامانی" اور حضرت مولانا مولوی اسرار احمد صاحب کی کتاب "لمعات نورانی برائے دفع ظلمات امانی" دونوں کا مطالعہ کیا حق وصحیح پایا۔ وہابیت دیوبندیت، صلح کلیت کے بوم بلکتے، اہلسنّت کے نور چمکتے، پھلواری والوں کے بارے میں حضرت استاذ المحترم مولینا مفتی افضل حسین صاحب نیز دوسرے اکابر رحمھم اللہ تعالیٰ اور مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب رضوی، مرزا عبدالعزیز بیگ صاحب رضوی عرف تاج الدین وغیرہم سے یہی معلوم ہوا اور یہی تحقیق ہوا کہ پھلواری والے بدعقیدہ ہو گیے۔ "سوانح شاہ امان اللہ" "حیات محی الملّۃ اور عکسی خط وغیرہ سے بھی ان کی بدعقیدگی ثابت ہے۔ بہرحال اگر کفِّ لسان کے بنا پر خلیل بجنوری کافر ہے تو امان اللہ اور جو تکفیر دیابنہ کے قائل نہیں سب کے سب من شکّ فی کفرہٖ وعذابہ فقد کفر میں داخل ہیں سب کے سب مرتدین وہابیہ دیوبندیہ کی طرح کافر مرتد ہیں۔ لہذا تعزیت نامہ لکھنے والے پر توبہ اور رجوع لازم ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حق کے بالمقابل کسی کے بھی پاس ولحاظ سے بچاتے آمین آمین بجاہ حبیبہ سیّد المرسلین علیہ وعلی الہ الصلاۃ والتسلیم ٥

صاحب احکام نورانی، صاحب لمعاتِ نورانی، حدیث پاک لا یزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لایضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ کے مصداق ہیں۔ واللہ الھادی والیہ المستعان وصلّی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمّد والہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر ابوالمنظر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی دھانے پوری عفر لہ القوی۔ مورخہ ۳ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ ۲۲ مئی ۱۹۹۶ء بروز چہارشنبہ

(۱۲) ماقاله المحقق الفاضل المفتی محمّد کوثر السنی النوری سلمہ فھو حق وماسواہ ضل والعمل واجب۔ محبّ الرّضا محبوب المصطفٰے بلال احمد نوری صدیقی ۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ سابق مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف۔

(۱۳) حضرت مفتی کوثر حسن صاحب قبلہ رضوی قادری مدظلہ العالی نے جو فتویٰ امان اللہ پھلواروی کے کفِ لسان کے بنیاد پر دیا ہے وہ بالکل حق و درست ہے۔ المصدّق منصور عالم خادم مدرسہ محمدیہ عزیز العلوم رحلا پلاموں (بہار) الھند ۳ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ

(۱۴) ۹۷/۵/۹۲ حضرت مولٰینا مفتی شاہ کوثر حسن صاحب قبلہ نے جو فتویٰ امان اللہ پھلواری پر دیا ہے حق وصواب ہے۔ محمد نظام الدین ضیائی صدر المدرسین مدرسۃ الاسلام کدا گاکلاں حسین پور پلاموں بہار۔ ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ۔

(۱۵) المصدق محمّد خالد علی رضوی شمسی۔ ۲ر محرم الحرام ۱۴۱۸ھ امام وخطیب بڑی مسجد ڈالٹین گنج ضلع پلاموں (بہار)

(۱۶) فتویٰ مبارکہ حق ہے۔ محمد سیف اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ کرریا علاقہ حیدر نگر ضلع پلاموں (بہار)

دیگر تصدیقات

(۱۷) الحق یعلو ولا یعلی حضرت علامہ مولٰینا کوثر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس کو میں صحیح و درست سمجھتا ہوں شبیہ القادری پوکھریروی بانی وناظم اعلیٰ غوث الوریٰ عربی کالج مخدوم سرائے علی گنج سیوان مؤرخہ ۲۱/۵/۹۷ء

گلشنِ ایمان افروز و کفران سوز

از افادات مبارکہ امام اہلسنت قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین محمد والہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین بالتبجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین وایمان کا واسطہ خدارا ذرا صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر آنکھیں بند کرکے کانوں میں انگلیاں دیکر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو کیا یہ کلمات

کہ انبیاء جھوٹے تھے عیسیٰ کی نبوت باطل ہے معجزے مسمریزم تھے (جیسا کہ مرتد غلام احمد قادیانی نے بکا) شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے (جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد رشید احمد گنگوہی و مرتد خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ ص۵۱ میں بکا) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی نہیں انکے بعد اور نبی ہو جائے تو حرج نہیں (جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس ص۳ اور ص۲۸ میں بکا) جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو حاصل ہے (جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان ص۸ میں بکا) (معاذ اللہ) ۔

(کیا یہ کلمات) کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے۔ کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے۔ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور اور ان کے قائل (بکنے والے) قطعاً (بیشک) کافر — مگر صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آگیا کہ ان باتوں پر حکم کفر لگانے میں دلائل قائم کرنے فتاوے تیار

کرنے کی حاجت ہے اور اس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بننے والے دیکھیے اب بھی مانتے ہیں یا یوہیں سہل و مہمل جانتے ہیں ـــــ آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزت ـ تیرے نام لیووں کی نگاہ سے کدھر گر گئی ـ کیا ہوئی تیری حلاوت ـ تیرے کلمہ پڑھنے والوں کے دلوں سے کدھر تر گئی ـ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ ـــــ آہ ایک دن وہ تھا کہ باپ نے کلمہ گستاخی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں بکا حقیقی بیٹا مدینہ طیبہ کے دروازے پر تلوار لے کر کھڑا ہو گیا کہ او ملعون! کیا بکا تھا دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا جب تک ظاہر نہ کر دوں کہ کون عزیز کون ذلیل ہے اگر حکم آنے نہ آجائے تو وہ ہونہار بیٹا ناشدنی باپ کو فی النار کر ہی چکا تھا ـــــ یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے دشمن یوں منہ بھر بھر کر اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں سناتے لکھ لکھ کر چھاپتے ہیں اور کلمہ گو امتی کہلانے والے انہیں مولوی مفتی واعظ پیر جی سمجھے چلتے ہیں ـــــ جو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے اے مصطفائی گلے کی نادان بھیڑو دیکھیو یہ بھیڑیا ہے ارے یہ تمہارے معبود تمہارے رسول کو گالیاں دیتا ہے ان کی بات نہیں سنتے ـ اور سنیں تو کان نہیں دھرتے ـ اور کان بھی دھریں تو پرواہ نہیں کرتے ـ نہ ان دشنامیوں (گستاخی بکنے والے اور ان کی حمایت کرنے والے وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں مودودیوں) سے میل جول چھوڑیں نہ ان سے رشتہ علاقہ توڑیں بلکہ الٹے ان غریب مسلمانوں پر طعنہ زنی کو تیار ہو جائیں کہ میاں یہ ایسے ہی کافر کہہ دیا کرتے ہیں انکی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں ـ فلانا ہمارا سگا بھائی یا ایسا معظم اتنا دوست ہے اسے کیسے چھوڑ دیں ـ فلانا ہمارا استاد یا ایسا محدث اتنا مولوی ہے اس سے کیونکر علاقہ توڑ دیں ـ اے وائے ناانصافی انکی محبت انکی عظمت تو یاد رہی اور

اللہ رب العرش العظیم اور پیارے حبیب رؤف و رحیم جل وعلا و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت عظمت سب دل سے بہی ۔ ارے یہ کبھی تو دیکھا
ہوتا کہ اِنکی محبت کا کس محبوب کی محبت سے مقابلہ ہے انکی عظمت کا کس عظیم جلیل کی
عظمت سے معارضہ ہے ع ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی ۔ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ہ
اُف اُف ظالموں نے کیا برا مبادلہ کیا کہ خدا و مصطفٰے کو چھوڑ کر استاد و پدر یا این و
آں کو پکڑا ۔ اے اپنی جان پر ظالمو! اے بھولے نادان مجرمو! کچھ خبر بھی ہے؟
ارے وہ اللہ واحد قہار ہے جس نے تمہیں پیدا کیا جس نے تمہیں آنکھ کان دل
ہاتھ پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا اور ایک اکیلے تنہا
بے یار و یاور بے وکیل اس کے دربار میں کھڑے ہو کر رو بکاری ہونا ہے اسکی
عظمت اسکی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں فلاں کو اُسپر ترجیح دے لی ۔ ارے
اس کی عظمت تو اس کی عظمت ۔ اس کے احسان تو اس کے احسان ۔ اُسکے
پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے احسانات اگر یاد کرو
واللہ العظیم باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسان
جمع ہو کر ان کے احسانوں کے کروڑویں حصہ کو نہ پہنچ سکیں ارے وہ وہ ہیں کہ
پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب میں
پہلے جو یاد آئی وہ تمہاری ہی یاد تھی ۔ دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور
۔ نہیں نہیں وہ اللہ رب العرش کے عرش کا تارا اللّٰہ نور السموٰت والارض کا نور
شکم پاکِ مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے اور نرم نازک حزیں آواز سے
کہہ رہا ہے رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب ۔ میری امت ۔ میری امت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ـــــــ
کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد

مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے حاش للہ ارے وہ وہ ہیں کہ اس پیارے حبیب رؤف و رحیم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو جب قبر انور میں اتارا ہے لبہائے مبارک جنبش میں ہیں فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کان لگا کر سنا ہے آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔ اے میرے رب۔ میری امت۔ میری امت۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سبحان اللہ پیدا ہوئے تو تمہاری یاد۔ دنیا سے تشریف لے گیے تو تمہاری یاد کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے۔ شاگرد۔ مرید غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے۔ استغفر اللہ ارے وہ وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو تمہارے درد ہو کرب ہو بے چینی ہو کروٹیں بدل رہے ہو ماں باپ بھائی بیٹا بی بی اقربا دوست آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے سوئے آخر تھک تھک کر جا پڑے اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں نیند کے جھونکے آ رہے ہیں اور وہ پیارا بے گناہ بے خطا ہے کہ تمہارے لیے راتوں جاگا کیا۔ تم سوتے ہو اور وہ زار زار رو رہا ہے روتے روتے صبح کر دی ہے کہ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔ اے میرے رب۔ میری امت۔ میری امت۔ کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے حاش للہ ارے ہاں ہاں درد۔ بیماری۔ مرض یا مصیبت میں ماں باپ کی محبت کیا جانچنا کہ ان میں نہ تمہاری خطا نہ ماں باپ پر جفا یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمہیں نوازیں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو نافرمانی ٹھانو سو سو کہیں اور ایک نہ مانو ماں سے بُرے باپ سے بُرے۔ رات دن بُرے ہر وقت بُرے۔ دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے

لگاتے ہیں مگر وہ پیارا وہ مجسم رحمت وہ نعمتوں والا وہ ہمہ تن رافت ہے کہ تمہاری لاکھ لاکھ نافرمانیاں دیکھے کرور کرور گنہگاریاں پائے اس پر بھی تمہاری محبت سے باز نہ آئے دل تنگ نہ ہو ترک نہ فرمائے۔ سنو تو وہ کیا فرمارہا ہے۔ دیکھو تم گودیں لیے نکلے پڑتے ہو اور وہ فرماتا ہے هَلُمَّ اِلَیَّ هَلُمَّ اِلَیَّ ارے میری طرف آؤ اسے میری طرف آؤ۔ مجھے چھوڑ کر کہا جاتے ہو دیکھو وہ فرماتا ہے تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا بند کمر پکڑے روک رہا ہوں۔ کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے استغفر اللہ ارے دنیا کی ساعت تیرے آنکھ بند کیے سویرا ہے قیامت بہت جلد آنے والی ہے۔ جانتا ہے قیامت کیا ہے؟ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ لا وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ لا وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ؕ لِكُلِّ امْرِیٴٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ؕ جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی ماں باپ جورو بیٹوں سب سے۔ ہر ایک اس دن اپنے ہی حال میں غلطاں پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لا سکے گا — اس دن جانیں کہ فلاں یا فلاں تیرے کام آسکیں حاشَ للہ واللہ العظیم اس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئے گا اس کے سوا باقی انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو تو مجالِ عرض ہوگی نہیں — سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے ہاں وہ پیارا وہ بیکسوں کا سہارا۔ وہ بے یاروں کا یارا۔ وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا۔ وہ محبوب محشر آرا۔ وہ رؤف و رحیم ہمارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائے گا اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا میں ہوں شفاعت کے لیے میں ہوں شفاعت کے لیے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر یہ بھی تنظر کرنا ہے کہ سنکھوں کی گنتی میں ازدحام۔ ہزاروں منزل کے فاصلوں میں مقام۔ لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گیے جو بالائے جہنم نصب ہے تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ پیچھے نظر کریں تو کروروں منزل تک کا گھراؤ اور

اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سے برابر پھول اُڑ اُڑ کر آرہے ہیں۔ جانتا ہے وہ پھول کیسے اونچے اونچے محلوں کی برابر؟ گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے در پے چلے آتے ہیں لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں پچاس ہزار برس کا دن۔ تانبے کی زمین، سروں پر رکھا ہوا آفتاب۔ زبانیں پیاس سے باہر ہیں دل اُبل اُبل کر گلے پر آگئے ہیں۔ اتنا ازدحام اور اتنے مختلف کام اور اتنے فاصلوں پر مقام اور خبرگیراں صرف ایک وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلاۃ والسلام۔ ابھی میزان پر آئے اعمال تلوائے حسنات کے پلے گراں کرائے۔ ابھی صراط پر کھڑے ہیں۔ غلام گزر رہے ہیں وہ دردناک آواز سے عرض کر رہے ہیں رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی بچالے بچالے۔ ابھی حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں پیاسوں کو شربت جانفزا پلا رہے ہیں گویا تن مُردہ میں جان رفتہ واپس لا رہے ہیں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں فرمایا میں کرنے والا ہوں۔ عرض کی یارسول اللہ اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا سب میں پہلے صراط پر۔ عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا میزان پر۔ عرض کی وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم ابدًا۔ آمین **للہ الانصاف**

ان کے احسانوں سے جہان میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے؟ پھر کیا سخت کفران ہے کہ جو ان کی شان میں گستاخی کرے تمہارے دل میں اس کی وقعت۔ اس کی محبت۔ اس کا لحاظ۔ اس کا پاس نام کو بھی باقی رہے ع ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی۔ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ہ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

{بحواله خلاصه فوائد فتاوی حصه ششم تا ہشتم، مطبوعہ مطبع اہلسنت بریلی شریف ہمراہ تمہید ایمان}

تصدیق

حضرت علامہ مولینا مفتی محمد قدرۃ اللہ صاحب قبلہ رضوی دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم و علی الہ و صحبہ اجمعین ۰ و بعد! رسالہ مبارکہ "احکام نورانی بر امان و امانی" اور اس کے ضمیمہ کو از اول تا آخر دیکھا۔ بفضلہ تعالیٰ اس کے سبھی مباحث و دلائل اور احکام و مسائل حق و صحیح اور سبھی منقولات بحمدہ تعالیٰ مطابق اصل ہیں۔ انھیں بنظر انصاف دیکھنے والا کوئی بھی عالم یا عاقل امان اللہ پھلواروی اور اس کے احزاب و اذناب کے کفر و عذاب میں ہرگز ہرگز شک و ارتیاب میں نہیں رہ جائے گا۔ اور اگر دل میں الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی رمق بھی ہے تو ایسوں سے سارے تعلقات ختم کر کے تنکا توڑ الگ ہو جائیگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب ——— کتبہ العبد محمد قدرۃ اللہ الرضوی غفرلہٗ۔ خادم الافتاء والتدریس بدار العلوم فیض الرسول ببراؤں الشریفۃ من مضافات سدارتہ نگر نزیل الحال بدار العلوم النوریہ دولت گنج جیرہ (سارن) ۲۰ / من شہر شوال المکرم ۱۴۱۷ھ سنۃ من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ

تصدیق

زیب و زینت علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ نوری، دار العلوم فضل حق چرا محمد پور فیض آباد (یوپی)

مفتی کوثر حسن صاحب کے فتویٰ کے متعلق جو حکم حضرت مفتی قدرۃ اللہ صاحب نے فرمایا ہے وہ حق اور صحیح ہے خواجہ مظفر حسین

نوٹ :- اور تصدیقات اندرون صفحات میں ملاحظہ کریں